یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

تار کا پتہ:- اہلحدیث مجیٹھ منڈی

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۱۵ — جلد ۹

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ ڈاک وغیرہ جملہ واپس ہوگی۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین کے واپس کرنے کا وعدہ نہیں۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ — للعہ

رؤسا و جاگیرداران سے — للعہ

عام خریداران سے — للعہ

ششماہی — للعہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ مع محصول

ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہونا چاہیے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بخدمت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۱۹ صفر سنہ ۱۳۳۰ھ مطابق ۹ فروری سنہ ۱۹۱۲ء یوم جمعہ

محرم اور سُنی شیعہ

ماہ محرم مسلمانوں کا شروع سال ہے اس ماہ میں جو واقع کربلا ہوا وہ بھی سب مسلمانوں کے نزدیک متفق علیہ اور رنجدہ ہے مگر اختلاف اس میں ہے کہ اس واقعہ کی نسبت ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ آیا وہی کرنا چاہیے جو سلف صالحین اور ائمہ اہلبیت طاہرین نے کیا یا کچھ اپنے پاس سے بھی ایجاد کی ضرورت ہے؟ جو لوگ اسلام کی تعلیم کو بحکم

اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے کامل سمجھتے ہیں وہ تو کسی دینی امر میں اپنی ایجاد کی نہ ضرورت جانتے ہیں نہ جائز۔ بلکہ اُن کا ہر ایک دینی کام میں یہی قول ہے کہ

کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہے ہیں ہم

مگر بعض لوگ جو ایجادات دنیا پر دلدادہ ہیں اور دینی و دنیاوی امور میں تمیز نہیں کر سکتے اس لئے جہاں یورپ کی دنیاوی ایجادات کو پسند کرتے ہیں دینی ایجادات کے بھی شائق ہیں۔ بس یہہ ہے ایک اصولی اختلاف جس پر آجکل مسلمانوں میں رسوم محرم وغیرہ کے متعلق سخت نزاع ہو رہی ہے۔

ناظرین اہلحدیث کو معلوم اور یاد ہوگا کہ ہر سال دفتر اہلحدیث سے علماء سنت کا متفقہ فتوے شائع ہوتا ہے جو بفضلہ تعالےٰ بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ کم از کم وہ لوگ جو سُنی کہلا کر تعزیہ جیسی بدعت کے مرتکب ہو کر امن و امان میں خلل کے باعث ہوتے ہیں اون کو یہ بات سمجھ میں آگئی کہ ہمارے مذہب کے کل علماء اس کو برا جانتے ہیں۔

لیکن دوسرے فریق کی جدت پسند طبائع اس پر کیسے قانع ہو سکتی تھیں۔ اس لئے اُنہوں نے اس کے مقابلہ میں بہت کوشش کی۔ چنانچہ دہلی کے اخبار "اثنا عشری" (شیعہ) میں ایک تحریک ہوئی جس کا نام اونہوں نے "برکات محرم فنڈ" رکھا جس کے اصل مقصود ہیں گو ہم ان لوگوں سے مخالف ہیں مگر ان کی ہمت پر آفرین کہنے کو جی چاہتا ہے ہمارے سنی خصوصاً اہلحدیث برادر جو دل سے توحید و سنت کے دلدادہ اور بدعات کے مخالف ہیں وہ ذرہ اپنے مقابلہ پر اون لوگوں کی ہمتوں کو بھی جانچیں جن کو وہ اہل بدعت کہتے ہیں گذشتہ سال محرم فنڈ میں مبلغ نو سو ستر روپیہ دس آنہ (۹۷۰/۱۰) وصول ہوئے جن میں سے مبلغ پانسو ستر روپیہ ۲ / خرچ ہوئے اور مبلغ تین سو پچاس آٹھ آنہ بچے رہے۔ اس روپیہ سے انہوں نے کیا کیا؟ ایک رسالہ "فلسفہ عزا" دس ہزار کی تعداد میں مفت شائع کیا۔ قدیم عربوں کی عادت تھی کہ دشمن کی قوت اور شجاعت کے قائل ہوتے تھے اسی طرح ہم اپنے مخالف رادر لوگوں کی ہمت پر آفرین کہتے ہیں۔ گو ہمیں یقین ہے اور بحکم قرآن

فَسَيُنْفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ

ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ خرچ اُن کو کامیاب نہ کرے گا بلکہ بمقابلہ حق کے مغلوب کئے جائیں گے۔ لیکن اتنا کہنے سے ہم نہیں رک سکتے کہ ظاہری اسباب کے لحاظ سے ہمارے اہلسنت بھائی کمزور ہیں جو ایسی بدعات کے مٹانے میں اتنی ہمت نہیں دکھا سکتے جتنی اہل بدعت جرأت کرتے ہیں۔

اخبار مسلمان — یہ ایک ہفتہ وار اخبار ہے جس میں اسلام کی خوبیوں کا اظہار اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات ہوتے ہیں۔ زیر ایڈیٹری مولانا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) - قیمت سالانہ عہ خریداران اہلحدیث سے صرف للعہ پتہ

AsliAhleSunnet.com

غالباً ناظرین اہلحدیث منتظر اور شائق ہوں گے کہ شیعوں نے رسالہ فلسفہ عزا میں کیا فلسفہ لکھا ہے جسپر سینکڑوں روپیہ خرچ کئے ہیں. وہ سمجھتے ہوں گے کہ غالباً اس رسالہ میں بڑی بڑی منطقی اور فلسفی بحثیں ہونگی۔ اسلئے ہم اوس کا نام فلسفہ عزا رکھا ہے اس لئے اون کی خاطر شیعہ فلسفہ کا نمونہ دکھاتے ہیں۔ علامہ مصنف مانعین تعزیہ کو سلطنت حسینیہ کا دشمن جانکر لکھتے ہیں اور کیا خوب لکھتے ہیں :۔

"بڑا احمق ہے بڑا بے وقوف ہے نہایت بے عقل ہے۔ سخت بے ہنگام ہے وہ شخص جو سوچتا ہے کہ میں حسینی سلطنت میں کچھ بھی دست اندازی کر سکونگا۔ حسینی اختیارات کو کسی قدر گھٹا سکوں گا۔ حسینی حکومت میں رخنہ پیدا کردوں گا اُس کے نام ونمود کو کم کردونگا اُس کو چرچوں کو بند کردونگا. اے بے وقوف جاہل اور اے بدمغز لایعقل. کیا تو اور کیا تیری تدبیریں. تجھ سے بڑے طاقتوں والے اور کہیں تیرے اختیارات سے زیادہ اختیارات رکھنے والے مرمٹے اسی آرزو میں کہ حسینی جھنڈے کو ذرا جھکادیں. اس سلطنت میں ایک بالشت بھر بھی حصہ لے لیں مگر نہو سکا پر نہو سکا۔

خواہشیں اُن کی سب ہلاک ہوئیں
ہڈیاں تک بھی اون کی خاک ہوئیں

تو بیچارہ کیا کر سکتا ہے. اس جنون کا علاج نہیں بجز اسکے

اشتہارات دے لے نخوت سے چھوالے اخباروں کے کالم کے کالم ہر سال سیاہ کر لے اور اپنی دائمی روسیاہی کا تمغہ گلے میں پہن لے مگر اس سے کچھ نہ ہوگا اور ہرگز کچھ نہ ہوگا۔

جس کام کو خداوند کریم خود چلا رہا ہو۔ جسمیں خدا کے فرشتے برابر مدد پہونچا رہے ہوں جسے تمام عالم کی موجودات مدد دے رہے ہوں اُسے ایک معمولی طاقت کا آدمی کیا روک سکتا ہے" (فلسفہ عزا صفحہ ۱۱)

اہلحدیث۔ یہ تو اُس عادت کا اظہار ہے جو عموماً شیعہ مصنف اپنے خیالی یا واقعی مخالفوں کے حق میں برتا کرتے ہیں جس کو اُن کی اصطلاح میں "تبرا" کہتے ہیں اس لئے ہم تو اون کو ایسا کہنے میں معذور جانتے ہیں اور ناظرین کی خدمت میں اون کو معذور جاننے کے لئے سفارش کرتے ہیں۔

نیز اس اظہار رنج وغم کے بعد آپنے مسئلہ تعزیہ کو پانچ حصوں پر تقسیم کیا ہے چنانچہ آپ کے کلمات طیبات یہ ہیں :۔

"اب ایک رٹ لگی ہوئی ہے کہ صاحب (۱) ذکر مصائب[1] امام حسین علیہ السلام بدعت ہے (۲) اقامت عزا اس طریقہ خاصہ سے موجب اسراف ہے (۳) بیان مصائب آل عبا باعث جنگ ہے. (۴) تعزیہ رکھنا بت پرستی ہے (۵) اس شان سے تعزیہ اٹھانا باعث فواحش ہے

یہ وہ سوالات ہیں جو حضرت شاہ عبدالعزیز کے وقت (یا اس سے کچھ قبل وبعد) اس وقت تک برابر چلے آتے ہیں جن کے جواب ہزاروں کتابوں میں دیئے گئے اور ہزاروں دفعہ ان لوگوں کو قائل کیا گیا مگر کتے کی دم ٹیڑھی کی ٹیڑھی پھر ہر سال وہی خیالات لیکر کھڑے ہو جاتے ہیں اور عوام فریبی کرنے پر آمادہ ہوتے اور کمر باندھ لیتے ہیں. حالانکہ اگر یہ لوگ ذرہ برابر عقل سے کام لیں تو اون کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ خیالات کس قدر لغو اور یہ سوالات کتنے بودے ہیں جو بغیر جواب ہی کے حل ہو جاتے ہیں چہ جائیکہ کوئی شخص اُن کے جواب دینے یا لکھنے کی تکلیف گوارا کرے لیکن سمجھنے کے واسطے اس قدر کہہ دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ امور مذکورہ بالا بالکل مردود ہیں. جس کی وجہ ذیل کی تحریر سے معلوم ہوگی۔

امر اول یعنے کہ ذکر مصائب امام حسین علیہ السلام بدعت ہے. اس سوال میں یہ سوال ہے کہ حضور والا آخر یہی کیوں بدعت ہو؟ آپکا دونوں[2] وقت قورمہ کھانا کیوں بدعت نہیں؟ آپ کا مرغ پلاؤ کھانا کیوں بدعت نہیں؟ آپکا کوٹ پتلون پہننا کیوں بدعت نہیں؟ آپکا نواڑ کے پلنگ پر دراز ہونا کیوں بدعت نہیں؟ آپ کا مولود کی محفلیں کرنا کیوں بدعت نہیں؟ تہجد اور صبح پڑھنا کیوں بدعت نہیں؟[3] آپ کا رات بھر پلنگ پر سو رہنا کیوں بدعت نہیں؟ آپکا اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کہنا کیوں بدعت نہیں؟

اگر یہ تمام امور بدعت ہیں تو ذکر مصائب امام حسین علیہ السلام بھی بدعت ہے۔ اور اگر یہ امور بدعت نہیں تو اسے بھی انہیں پر قیاس فرمائیے. کیا معنے کہ جو بات عہد رسول میں نہ تھی اُسے بجا لانا اگر بدعت ہے تو یہ جملہ امور مذکورہ صدر بدعت ہیں پس براہ مہربانی آپ اپنی بدعتوں کو ترک کیجئے ہم بھی اپنی بدعت کو ترک کر دینگے بشرطیکہ اوس کا بدعت ہونا ثابت ہو جائے" (رسالہ مذکور صفحہ ۱۲)

اہلحدیث۔ ماشاءاللہ چشم بد دور. کیا حضرات اہل علم کہہ سکتے ہیں کہ مصنف علام نے اصل بحث کو سمجھا؟ اصل بات یہ ہے کہ فاضل مصنف قلم ہاتھ میں تھامتے ہی غیظ وغضب سے مغلوب ہو کر لکھنے لگے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ

نعوذ باللہ من قلت العلم وزلت القلم. جناب ممتاز الافاضل! ایک بات رہ گئی اردو زبان میں تقریر اور تحریر کرنا بھی بدعت ہے ان چلتے چلتے یہ بھی زیادہ کیجئے جیسا کہ عوام لوگ کہا کرتے ہیں قرآن مجید پر اعراب لگانے اور بین السطور حنائی رنگ کرنا بھی بدعت ہے۔ اس سرے سے یہ بھی تو فرما دیجئے کہ دینی کتابوں کا چھپوانا بھی بدعت ہے

آہ سے مٹا نہ دے جھگڑے کو یاد تو باقی
رکھے ہے ابھی ہے رگ گلو باقی

اچھا صاحب! سنئے پلاؤ قورمہ کھانا. نواڑ کے پلنگ پر سونا وغیرہ تو قرآن مجید سے بھی ثابت ہے غور سے سنئے اگر آپ کے قرآن میں نہو تو صحیفہ عثمانیہ میں ملاحظہ کیجئے

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ. قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ

آپ جیسے ممتاز الفاضل کو تو ترجمہ کی حاجت نہیں مگر اس خیال سے کہ شاید شیعہ پبلک کو ماتم محرم کی عدیم الفرصتی سے تلاوت کا موقعہ نہ ملا ہو عرض کرتا ہوں۔

---

[1] ذکر مصائب سے ہم منع نہیں کرتے اگر اثنائے وعظ بیان وغیرہ اس کا ذکر آجائے مگر خاص اوس کے لئے مجلس کرنا ایک بدعت ہے کیونکہ حدیث صحیح میں ہے لاعدد فوق ثلاث لیال علی میت ۱۲۔ (اہلحدیث)

[2] معلوم ہوا بدعت کے معنے آپ نہیں سمجھے. بدعت دین کے کاموں میں ہوتی ہے جو بغرض ثواب کئے جائیں ۱۲ منہ

[3] رات بھر سونا تو حرام ہے عشا کی نماز پڑھنا فرض ہے۔ تہجد کا ترک خلاف سنت ہے اس میں کس کو کلام ہے؟ (اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

اے نبی علیہ السلام) تم کہدو کہ خدا کی پیدا کی ہوئی زینت اور پاکیزہ رزق کسنے حرام کئے ہیں۔ تم یہ بھی کہدو کہ دنیا میں تو یہ مومنوں کے لئے مشترک ہیں۔ آخرت میں خاص انہی کے لئے ہونگی"

سن لیا نا یہ ہے قرآن سے ثبوت ؎

نہیں معلوم تم کو ماجرائے دل کی کیفیت
سنائینگے تمہیں ہم ایک دن یہ داستاں مجھی

ہاں میں آپ کو بدعت کی تعریف بھی بتلا دوں "کوئی کام جسپر شریعت سے ثواب ثابت نہو اوس کو ثواب کی نیت سے کرنا بدعت ہے" اسیلئے محققین اہلسنت مجلس میلاد کو بدعت جانتے ہیں الصلوٰۃ خیر من النوم کہنا احادیث میں ثابت ہے۔ تراویح کا ثبوت ہمارے پاس کافی ہے مگر اوس ثبوت میں ایک کمزوری ہے کہ وہ ایسے لوگوں کی روایت سے ہے جو اپنی ایمانی قوت سے دورنگی بات کہنے کے عادی نہ تھے کہ ایک معمولی سے سائل سے ڈرکر بڑے سے بڑے دشمن اسلام کی بھی تعریف کر جائیں (ممتاز الافاضل مصنف فلسفہ عزا خوب سمجھے ہونگے) لیں اس قاعدے سے ہمارا ایک ہی سوال ہے کہ تعزیہ سازی کا جو آجکل دستور ہے اس کا ثبوت قرآن وحدیث سے بتلادیں۔ ائمہ اہلبیت کے اقوال سے دکھادیں۔ بس فیصلہ۔ ورنہ یونہی چند ورق کالیوں کے سیاہ کرنے سے کیا فائدہ ؎

یہ مان لیا ہم نے کہ عیسیٰ سے سوا ہو
جب جانیں کہ درد دلِ عاشق کی دوا ہو

آپکے بیشکردہ ثبوت پر آئیندہ پرچہ میں نظر کیجاوے گی انشاء اللہ۔ (باقی باقی)

قادیانی خلیفہ صاحب

حکیم نورالدین صاحب کو سخت شکایت ہے کہ لوگوں نے کلمہ کے معنے بدل دیئے ہیں۔ چنانچہ آپکے اپنے الفاظ یہ ہیں:

"تمام لڑکوں کو پڑھایا جاتا ہے کہ کلمہ لفظ مفرد کو کہتے ہیں۔ حالانکہ کلمہ کی تعریف قرآن مجید کے خلاف ہے تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا پھر کیا صداقت۔ عدل سے کلمہ کی تعریف ہو سکتی ہے؟ غرض سب مسلمان جانتے ہیں کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو کلمہ کہتے ہیں۔ مگر اب اس لفظ کے معنے بجائے لفظ مفرد کا نام کلمہ رکھدیا جو صحیح نہیں۔ اسیطرح بہت سے لفظ بگڑ گئے اور ان کے شرعی معنے چھوڑدئے گئے اور ان کی بجائے اور معنے تجویز کر لئے گئے جن کو سنکر اور دیکھکر مجھے بڑا دکھ ہوتا ہے۔ (بدر ۲۰ جنوری)

اہلحدیث - ہم خلیفہ صاحب کے اس دکھ میں ہمدردی ظاہر کرتے ہیں۔ اور علماء نحو کی خدمت میں سفارش کرتے ہیں کہ وہ اس تعریف کو بدل دیں اور یہ عذر نہ کریں کہ "لا مناقشہ فی الاصطلاح" مگر ہمیں خود بھی ایک خدشہ ہے۔ اگر خلیفہ صاحب کی بات مانی جاوے تو لامحالہ یہ سوال تو ضرور ہوگا کہ کلمۃ اللہ جس کا ذکر اس آیت میں ہے مفرد ہے یا مرکب؟ مفرد ہے تو لا الٰہ الا اللہ۔ محمد رسول اللہ جو دو جملے ہیں۔ کلمہ نہوا۔ مرکب ہے تو آیت میں اسکا ثبوت کیا؟ كَلِمَتُ رَبِّكَ مرکب اضافی بحکم مفرد ہے کلام نہیں۔ صِدْقًا وَّعَدْلًا تمیز ہے۔

ایک دفعہ جناب مرزا صاحب کی الہامی عبارت میں مذکر کے لئے مؤنث کا لفظ تھا تو جناب موصوف نے عذر کیا تھا کہ گو علم نحو کے خلاف ہے مگر خدا کسی کا پابند نہیں۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے جس طرح چاہے بولے ہمارے خیال میں قادیانی مشن کے ایسے ایسے اعتراضات اور عذرات منکر اہل علم کی نگاہ میں ایسے ایسے فاضلوں کی علمی عزت جگہ نہ پاسکیگی۔ ہاں خلیفہ صاحب کی اس تقریر سے ہمیں توقع ہوئی ہے کہ وہ قادیانی مشن کے غلو کو جو حد سے بڑھکر اُسکی کم وقعتی کا باعث ہوا ہے کہ جناب مرزا صاحب کو رسول اللہ نبی اللہ۔ کہتے ہیں۔ اصلاح ہوجائے گی۔ کیونکہ رسول اللہ نبی اللہ بھی شرعی الفاظ ہیں اُن کے معنے وہی ہیں جو شریعت میں آئے ہیں جن کی بابت ارشاد ہے اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ پھر ان معنے کو چھوڑکر کہیں مجازی رسول کہیں بروزی نبی مراد لینا غالبًا اس اصول سے خلیفہ کو ناپسندیدہ ہوگا (خدا کرے ایسا ہی ہو)

ناسخ منسوخ کی تحقیق کے متعلق بھی آپنے اپنی بڑی عمر خرچ کرنے کا ذکر بڑے فخر سے کیا ہے جو ۲۵ جنوری کے بدر میں نقل ہوا ہے۔ فرماتے ہیں میں نے بڑی بڑی کتابیں اس کے متعلق دیکھیں۔ ایک کتاب میں چھ سو آیت منسوخ دیکھی۔ ایک میں پانچ۔ ایک میں ایک۔ آخر ثابت ہوا کہ ناسخ منسوخ کا علم صرف بندوں کے فہم پر ہے۔

ہمارے خیال میں خلیفہ صاحب حافظ ابن قیم کی "اعلام الموقعین" دیکھ لیتے (دیکھی ہوگی تو شائد خیال نہیں کیا ہوگا) تو ان کو تکلیف اور اظہار تخلف کرنے کی حاجت ہی نہ ہوتی۔ حافظ ممدوح نے جلد اول صفحہ ۳۱ پر نسخ کی اصطلاحات جدیدہ اور قدیمہ بتلائی ہیں۔ منجملہ یہ بھی ہے کہ سلف کی اصطلاح میں کسی ایسی آیت کو بھی منسوخ کہدیا کرتے تھے جس کی تفسیر دوسرے مقام پر دوسرے طریق سے آئی ہو پس جن لوگوں نے پانسو یا چھ سو آیات کو منسوخ کہا ہے اونکا مطلب یہ ہے یا ہو سکتا ہے کہ اتنی آیات کی تفسیر اور تشریح خود قرآن مجید میں ہوچکی ہے چنانچہ آیت کریمہ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ کی بابت بعض صحابہ سے روایت ہے کہ منسوخ ہے۔ حالانکہ اصطلاح جدید کے مطابق یہ آیت منسوخ نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ نہ امر ہے نہ نہی بلکہ جملہ خبریہ ہے۔ اس کو منسوخ کیا گیا ہے تو جس زمانہ میں کیا گیا ہے اوسی زمانہ کی اصطلاح کے مطابق اس کو منسوخ سمجھنا ہوگا یعنی تفسیر۔ امید ہے خلیفہ صاحب اسپر خوب غور فرمادیں گے ✦

دیکھیں تو کسطرح اونہیں ہوتا اثر نہیں
لو آج نامہ لکھتے ہیں خونِ جگر سے ہم

کئی ہفتوں سے ہم نے اپنے احباب کی سمع خراشی نہیں کی اسلئے کہ بقول ؎

حرامش بود نعمتِ پادشاہ
کہ ہنگام فرصت ندارد نگاہ

شائد ہماری ہر وقت کی تحریک بانگ بے ہنگام نہ ہوجائے مگر آج توجہ میں آیا کہ قانون قدرت کا مقابلہ آسان نہیں بلکہ محال ہے جبکہ ماں بھی بچے کو بے روئے دودھ نہیں دیتی تو ہمارے احباب بغیر اظہار کئے کیونکر توجہ کرینگے لہذا آج اون احباب کو جو اہلحدیث کے بہی خواہ اس کے ثبوت اور قیام کے خواہاں ہیں۔ توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اپنے فرض منصبی کا احساس کریں اور اشاعت کرکے خریدار بڑھا دیں۔

آیات متشابہات - آیات متشابہات کی تحقیق اور اصول تفسیر کا بیان - ۳/ ؟

مولانا شمس الحق صاحب کی پوتی صاحبہ بعارضہ طاعون فوت ہوگئی اِنَّا لِلّٰہ۔ ناظرین مرحومہ کے لئے دعاء مغفرت اور جنازہ غائب پڑھیں۔ اللّٰھم اغفرلہا

AsliAhleSunnet.com

جنگ ٹرکی اور اٹلی میں اسلامی اخبار بہت زیادہ ترقی کر گئے۔ مگر افسوس کہ اہلحدیث بہت پیچھے ہے کیونکہ یہ ایک مذہبی اخبار ہے جو عام طور پر پھیکا سمجھا جاتا ہے جنگی خبریں باوجودیکہ اصلیت سے بالکل صدق سے بالکل خالی ہوتی ہیں جن کا علم سب اخبار بینوں کو ہے اور عوام کی خواد ان کے خریدنے والوں کی نگاہ میں اتنی ہوتی ہے کہ ایک دو منٹوں میں پڑھا اور پھینکدیا۔ تاہم بڑی دلچسپی سے خریدتے ہیں۔ اور دوستوں میں اون کی اشاعت کرتے ہیں۔ لیکن مذہبی مباحث اور دینی مسائل کے اخبارات جن کی ہر سال جلدیں بند ہوتے ہیں کسی پرچہ کے نہ ملنے پر شکایات آتی ہیں اون کی نسبت یہہ سرد بازاری کہ الامان ہم نہیں کہہ سکتے کہ مسلمانوں کو دین اور اسلام سے کہانتک رغبت اور محبت ہے۔ مگر اہلحدیث کے ناظرین بفضلہ تعالےٰ بہت سے ایسے ہیں جو دینی مضامین کو دنیاوی اور غلط مضامین سے مقدم جانتے ہیں پس ایسے ہی حضرات سے ہمارا روئے سخن ہے کہ وہ اپنے پیارے اہلحدیث کو اپنے احباب میں پہونچانے کی سعی بلیغ فرماویں۔ والسلام۔

آریہ سماج کا نازپروردہ گرگ روپی دہرمپال

اس عنوان سے آریہ اخبار "پرکاش" میں ایک مراسلہ چھپا ہے جو یہہ ہے:-

"دہرم پال کے نامہذب اور متکبر دماغ میں یہہ خیال فاسد سمایا ہوا ہے۔ کہ اُس کے ہاتھ میں ایسا شہ زور اور سرکش گھوڑے روپی قلم موجود ہے۔ جس کی طاقت سے وہ جب اور جس وقت چاہے بڑے سے بڑے معزز اور اعلےٰ سے اعلےٰ درجہ کے شریف اصحاب کی عزت خاک میں ملا سکتا ہے۔ مگر یہ خیال اوس کا سراسر لغو اور بیہودہ ہے کیونکہ ایسی حرکات ناشائستہ سے دیگر اصحاب کی نسبت خاص اس کی ذات کو زیادہ نقصان پہونچنا ممکن ہے۔ جس طرح کہ گاڑی کے سرکش گھوڑے دیگر اصحاب کی نسبت سب سے پہلے اپنے مالک کی موت یا ضرب شدید کا باعث ہوا کرتے ہیں۔ اسیطرح سرکش قلم بھی دوسروں کی نسبت تحریر کنندہ کی موت یا ذلت کا باعث ہوا کرتا ہے۔ دہرم پال نے چند سال سے اپنی نہایت ہی ناہذب ہی گندی اور نہایت ہی کمینہ درجکی تحریر سے جو طوفان بے تمیزی مچا پایا ہوا ہے۔ اس کا ایک عالم گواہ ہے جس کی وجہ سے وہ ہر ایک سوسائٹی۔ ہر ایک سماج اور ہر ایک دہرمی مان اصحاب حتے کہ اپنے نازپروردہ پوجنیہ پتا کی نظروں میں بھی حقیر اور کالی بھیڑ ثابت ہو گیا ہے۔ اس نے اول اپنی بدتہذیبی اور ریاکاریوں سے جو بیہودہ خیال اور طوفان برپا کیا تھا اُس کو سماجک پرشوں نے اگرچہ نازیبا اور مکروہ محسوس کیا مگر یہ خیال کر کے کہ یہ ذاتی معاملہ ہے۔ اور اشخاص متعلقہ ہی اُس کی جواب دہی کے ذمہ دار ہیں۔ اس میں زیادہ حصہ لینا مناسب نہ سمجھا۔ مگر ڈاکٹر چرنجیو نے "دروغگو را تا بدر دروازہ باید رسانید" پر عمل کر کے دہرمپال کی دروغگوئی ریاکاری۔ بلکہ سیاہ کاری کو اس درجہ پایۂ ثبوت تک پہونچایا کہ اس کی وجہ سے دہرم پال کا سیاہ اور کلنکت چہرہ ہر ایک آریہ پرش کے دل میں ایسا بدنما محسوس ہونے لگا کہ اب تک کوئی اس کی شکل دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا۔ دہرم پال اگر شریف اور شرم والا ہوتا تو اپنی تحریر پر نادم ہو کر اپنی گذشتہ نازیبا حرکات پر پشیمان ہو کر توبہ کرتا[سہ] اور اپنی زندگی کے اودیش کو راہ راست پر ڈال دیتا۔ مگر واہ رے دہرم پال! چند سال بھی تجھ سے خاموش نہیں رہا گیا۔ تاکہ یہ داغ گردش زمانہ سے کچھ ہلکا یا پھیکا ہو جاتا ہستوہ اب دہرم پال بجائے فرداً فرداً اشخاص سے سٹھ بھیڑ کرنے کے ہمارے پرم پوجنیہ آدرنیہ برہمچاری کے پرم پوتر یادگار۔ آریہ سماج کے روح رواں اور ویدک دہرم کے ہتھیار اور پرچلنت گورو کل کانگڑی کو پائمال اور نیست و نابود کرنے اور آریہ سماج کے ہتیشی اور پوجنیہ لیڈر مہاتما منشی رام جی کی پرتشٹھا کو خاک میں ملانے کے ارادہ سے میدان میں آیا ہے اور اپنی سرکش قلم کی جولانی کے لئے اندر کو ہفتہ وار کر کے دل کا بخار اور کینہ نکال رہا ہے۔ جو جو پرشر مضامین اور ریاکاری کی چٹھیات دو تین نمبروں میں اوس نے شائع کی ہیں اُن کو دیکھکر ایسا کون ویدک دہرم کا سچا سنشی اور آریہ سماج کا خیرخواہ اور مہرشی کا سچا عزت کرنے والا ہے۔ جو دہرم پال کی اس کمینہ حرکت پر سخت رنجیدہ نہوا ہو۔ کیونکہ جو مہاشے دماغ میں عقل رکھتے ہیں اور جن کو ایشور نے نیک وبد میں تمیز کرنے اور وچار کرنے کا مادہ عطا کیا ہے۔ اور جو مہاشے گوروکل اور مہاتما منشی رام جی کے حالات سے بخوبی واقف ہیں وہ بخوبی جانتے ہیں۔ کہ جملہ تحریر از سرتاپا غلط۔ بے بنیاد ہی نہیں بلکہ ریاکاری کینہ اور خیالات فاسد پر مبنی ہیں۔ جن کی وجوہات مختصر طور پر ذیل میں درج ہیں۔

(۱) گورو کل کانگڑی ایسی جگہ واقع نہیں۔ کہ اس کو کسی نے دیکھا ہو یا نہ دیکھ سکے۔ ہر سال دو چار نہیں بلکہ ہزاروں استری پرش سالانہ جلسوں اور دیگر موقعوں پر وہاں جاتے کئی کئی دن ٹھیرتے اور گورو کل کے برہمچاریوں اور اون کی تعلیم کا ملاحظہ کرتے ہیں۔ اون درشکوں میں آریہ سماج کے بہت سے وِدوان اور لیڈروں کے علاوہ دیگر سپرانتوں اور قوموں کے عالم۔ فاضل۔ مدبر۔ ڈاکٹر۔ انجنیئر۔ سررشتہ تعلیم کے انسپکٹر سیٹھ ساہوکار۔ زمیں جاگیردار اور راجہ مہاراجہ بھی شامل ہیں۔ جنہوں نے بعد معائنہ گورو کل کے لئے اپنی اتی پرسنتا اور پریم اور اطمینان ظاہر کیا ہے۔ اور خاصکر برہمچاریوں کی صحت اور تعلیم کو اعلےٰ درجہ کا ظاہر کیا ہے بندہ بھی تین مرتبہ گوروکل گیا ہے اور مَیں نے بچشم خود دیکھا ہے۔ کہ تمام درشکوں کو جملہ برہمچاریوں کے انار جیسے سرخ اور سرخ اور بشاش چہرہ اور اعلےٰ درجہ کے شستہ اور مہذب اطوار اور علےٰ الصباح سنان۔ ورزش اور سندھیا ہون کرنے کی عادت کو دیکھکر جو آنند پراپت ہوتا تھا یقیناً اور کسی چیز سے حاصل نہیں ہوتا تھا اور یقیناً جملہ درشکوں کے لئے سب سے بڑھکر دراصل وہ کشش ہے۔ جو ہر سال اُن کو دور دراز سے کھینچکر لے آتی ہے۔ ایسے حالات کی موجودگی میں کیسا یہ لکھنا کہ ہمارے لڑکوں کی صحت بالکل خراب ہو گئی۔ صرف تھا نہ مول اور لغو ہی معلوم نہیں ہوتا۔ بلکہ دہرمپال کی کارسازی کو ثابت کر رہا ہے۔ کیونکہ مندرجہ بالا مہاشیوں کے برہمچاریوں کی صحت کے متعلق دو امور قابل غور ہیں اول یہ کہ گوروکل آٹھ نو سال سے قائم ہے اور مندرجہ بالا برہمچاریوں کا بھی شروع سے وہاں جانا اور رہنا پایا جاتا ہے۔ یا تو اُن کی صحت شروع سے ہی آب و ہوا کے ناموافق کی وجہ سے خراب رہتی ہو گی یا (۲) جس وقت برہمچاری مذکور گوروکل کو خیرباد کہکر ہردوار کے اسٹیشن پر سوار ہوئے ہونگے وہاں سے گھر پہونچنے تک خراب ہو گئی ہو گی۔ اگر صورت اوّل ہے تو امید ہے کہ اون برہمچاریوں کے والدین یقیناً ہر سال ضرور گروکل جاتے ہونگے

[سہ] کیا توبہ سے گناہ معاف ہوجاتا؟ آریہ اور توبہ؟ (اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

اس وقت اگر ان کی صحت خراب معلوم ہوتی۔ تو ان کو لازم تھا کہ ایک یا دو سال کے بعد اپنے لڑکوں کو واپس بلا لیتے۔ اگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ وہ ایسے بے رحم ہو گئے کہ انہوں نے اُن کی کچھ پرواہ نہ کی۔ بلکہ ان کو ایسی خراب صحت کی حالت میں گنگا تٹ پر ہی چھوڑ دیا۔ تو یہ گروکل کے ادھکاریوں کی بڑی دیا ہے کہ انہوں نے اون کے عزیز لڑکوں کو اپنے بے رحم والدین کے پاس بھیج دیا تاکہ وہ کچھ معالجہ کرا سکیں۔ اور اگر صورت دوم ہے یعنے صرف ہردوار سے گھر آنے تک ان کی صحت خراب ہو گئی۔ تو گروکل اس کا ذمہ دار نہیں۔ اس کو بدنام کرنا سراسر بے جا ہے اے دھرم پال! جس طرح ایک شخص ایک مٹھی خاک پھینک کر سورج کو تاریک نہیں کر سکتا۔ جس طرح ایک شخص چاند کی طرف تھوک کر اس کو ناپاک نہیں کر سکتا۔ اسی طرح ایک دھرم پال گوروکل کے برہمچاریوں کی صحت کو خراب ثابت نہیں کر سکتا۔ بلکہ آجکل ہندوستان کے کروڑوں میں لاکھوں استری۔ پرش ایسے موجود ہیں جنہوں نے اُن کی صحت کو بچشم خود دیکھا ہے۔ اور علاوہ ازیں کروڑوں ہندو بھی ایسے موجود ہیں۔ جو تجربہ کے بعد یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ گنگا جل نہ صرف پوتر خوش ذائقہ۔ ہاضم اور صحت بخش ہے۔ بلکہ بہت سی بیماریوں کو شفا بخشنے والا اور متعدی امراض کے جرمز کو مارنے والا بھی ہے۔ ایسی صورت میں تم یا تمہارے حواری گنگا جل کو تا قیامت مضر صحت ثابت نہیں کر سکتے۔

اے دھرم پال! تم نے بھی تو خود کئی کئی ماہ گوروکل میں رہ کر آنند لیا اور اکثر جلسوں میں شریک ہوئے اپنے ایمان سے بتلاؤ کہ تمہارے اندر کچھ ہو صاف پر کہو کہ کبھی تم نے کسی اخبار میں درج کیا یا کسی سبھا یا سماج میں یہ پیش کیا کہ گروکل کی آب و ہوا خراب ہے۔ اس کا کچھ انتظام کیا جاوے جہاں تک ہم کو یا دیگر پبلک کو معلوم ہے تم ہمیشہ وہاں کی آب و ہوا کی تعریف کرتے رہے ہو۔ بلکہ خود صحت کی درستی کے لئے وہاں جایا کرتے تھے۔ ہاں یہ بات اور ہے کہ جب پتا کی مہربانیوں کا حق ادا کرنے کی بجائے انکی مخالفت پر آمادہ ہو کر تم گنگا جل کو بھی تلخ ثابت کرکے ہی دم لینے لگے۔ (۲) اسی طرح گوروکل کی تعلیم کو بھی بدنام کرنا فضول ہے۔ اور تمہاری ریاکاری کو ثابت کر رہا ہے کیونکہ صدہا آریہ سماج اور دیگر اقوام کے ودوان پنڈت عالم فاضل اس کا معائنہ کر چکے ہیں۔ اور سب اس کی تعلیم سے اپنی پرسنتا ظاہر کر چکے ہیں اون کے مقابلہ میں تمہاری حیثیت خورشید کے مقابلہ میں ذرہ کے برابر بھی نہیں اس لئے تمہارے بدنام کرنے سے گروکل کی تعلیم بدنام نہیں ہو سکتی۔ بلکہ تم خود رسوا اور بدنام ہو گے۔ ہاں جو لڑکے بالکل کند ذہن اور خالی دماغ ہیں۔ جو اپنے والدین کے ناقص سنسکار لیکر گروکل میں جاتے ہیں اون کے لئے گروکل میں ابتک کوئی ایسی مشین نہیں آئی جن کے ذریعہ سے تعلیم یا آچار اون کے دماغ میں پہنچایا جاوے۔ اگر تم نے ایسی کوئی مشین ایجاد کی ہو تو فوراً گروکل میں بھیج دینی ورنہ فضول بکواس سے کچھ حاصل نہیں۔

(۳) دھرم پال نے پوجنیہ پتا کی مہربانیوں کا حق ادا کرنے کی خاطر اور گروکل کو بدنام کرنے کے لئے معصوم سناتک برہمچاریوں کو بجائے امداد دینے کے رسوا کرنے کا عجیب کمینہ طریقہ اختیار کیا ہے۔ جو سخت ترین قابل نفرت ہے۔

عام لوگ بخوبی جانتے ہیں کہ مہاتما جی نے اپنا سروسوارپن کرنے کے بعد گروکل کو زیادہ مستقل و بہتر بنانے کے لئے کافی وقت نکالنے کے لئے۔ اپنا بوجھ اپنے عزیز سناتکوں کے اوپر ڈال دیا ہے۔ جو باوجود ناتجربہ کار ہونے کے بہت خوش اسلوبی سے پورا کر رہے ہیں۔ لیکن اگر ناتجربہ کاری کی وجہ سے کوئی معمولی غلطی واقع ہو جاوے (جیسی کہ شروع میں ہر ایک اڈیٹر سے ممکن ہے) تو وہ قابل معافی ہیں۔ نہ کہ اس طرح اون کو اخباروں میں شائع کرکے اور رنگ برنگ کے حاشیہ چڑھا کر کہیں سکھوں کو کہیں مسلمانوں کو اور کہیں ہندوؤں کو بھڑکا دیا جاوے۔ اور کہیں کانگریس کا حامی اور کہیں پولیٹیکل ظاہر کیا جاوے۔ اے ...... دھرم پال اپنے جملہ اخباروں اور رسالوں کے فائل نکالکر از سر نو انکی پڑتال کر جاؤ۔ اور پھر اپنے ایمان سے (اگر کچھ رکھتے ہو) اون جملہ بدتہذیب اور ناشائستہ فقروں اور الفاظ کی فہرست تیار کرکے شائع کرو۔ جو تم نے آج تک ہندوؤں۔ مسلمانوں آریوں۔ دیو دھرمیوں۔ سکھوں وغیرہ قوموں کے پرتشٹھت اور معزز اصحاب کی شان میں لکھے ہیں۔ اگر ایسا کرو گے تو امید ہے کہ وہ فہرست کئی ہفتوں میں ختم ہوگی۔ اگر کوئی تمہارے جیسا آدمی تمہارے اُن فقروں کو رنگ برنگ کے حاشیہ چڑھا کر شائع کر دیتا یا اب کر دیوے۔ تو تم ضرور بڑے گھر کی سیر کرو۔ یا سمندر سے عبور کر جاؤ۔ نیک نیتی اور بدنیتی کی تحریر میں کچھ تھوڑا فرق ہے۔ مگر معنوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ جس کے اندر ایشور نے کچھ انسانیت دی ہے اس کو لازم ہے کہ انسانیت سے باہر نہ ہو۔ تکبر اور نخوت کسی کا باقی نہیں رہا۔ بلکہ اون کی وجہ سے وہ خود ذلیل ہو جاتے ہیں۔

(۴) دھرم پال یجروید بھاشیہ کا ترجمہ شائع کرکے جامہ میں پھولا نہیں سماتا۔ اس کو سب سے زیادہ مکمل مستند اور نایاب ثابت کرنے کے لئے عجیب عجیب طریقہ اختیار کر رہا ہے۔ حالانکہ دھرم پال کو نہ تو سنسکرت آتی ہے اور نہ ویاکرن سے واقف ہے۔ نہ کسی پنڈت سے وید بھاشیہ پڑھا ہے۔ اور نہ کسی لائق ودوان سے اوس کو صحیح اور درست کرایا ہے۔ اور نہ کسی پرتشٹھت ودوان نے اُس ترجمہ کی پڑتال کرکے اوس کی پرشنستا کی ہے۔ بلکہ دھرم پال آریوں کا دھن لوٹنے کے لئے اپنے منہ میاں مٹھو بنکر اپنے ترجمہ کی تعریف کرتا ہوا جامہ سے باہر ہو رہا ہے۔ دھرم پال کو واضح رہے کہ وید بھاشیہ کا ترجمہ سمجھنے کے لئے بڑی لیاقت درکار ہے۔ اور اس کا ترجمہ کرنا سنسکرت کی بہت بڑی لیاقت اور ذمہ کا کام ہے۔ کیونکہ دھارمک پستکوں کا ترجمہ موجودہ اور آئندہ نسلوں کے لئے (رہبر) کا کام دیتے ہیں۔ اگر اون میں کوئی غلطی ہو جاوے تو مترجم تمام نسل کو گمراہ کرنے والا اور سخت عذاب کا بھاگی ہوتا ہے۔ دھرم پال جیسی لیاقت والے کے لئے وید بھاشیہ کا سمجھنا ہی مشکل ہے۔ ترجمہ کرنا تو درکنار۔ شریمان پنڈت گورودت جی ایم اے کی لیاقت شہرۂ آفاق ہے۔ اُن کی بابت سنا کہ انہوں نے ستیارتھ پرکاش کو (جو وید بھاشیہ سے بہت آسان ہے) ۱۸ مرتبہ پڑھا تھا اور فرمایا کرتے تھے کہ ہم جتنی دفعہ اوس کو پڑھتے ہیں اتنی ہی مرتبہ اوس کی خوبیاں زیادہ معلوم ہوتی ہیں۔

دھرم پال شریمان گورودت جی کے مقابلہ میں خورشید کے مقابلہ میں ذرہ کی برابر بھی نہیں۔ نہ معلوم کس طرح کہہ رہا ہے کہ اس کا ترجمہ مستند اور صحیح ہے۔ جہاں کے

صحت ۔ میرا بھائی محمد ہاشم جی مولوی نورالدین جو مرض طاعون میں مبتلا تھا۔ بحمدہ تعالےٰ اب صحت ہے۔ خریدار مسلمان نمبر ۲۰۵

الہامی کتاب ۔ قرآن کریم اور اس کے الہامی ہونے پر اسلام آریہ عالموں کی بحث نہایت نفیس کتاب ہے قیمت ۔/۱ مجلد

AsliAhleSunnet.com

ہم کو ہوا ہے اس میں بہت سی غلطیاں ہیں۔ جن کی پہلے پڑتال کرانی ضروری ہے۔ ورنہ ایسا غلط ترجمہ پبلک میں پیش کرنے سے نہ صرف آریہ سماج کو خطرہ ہے۔ بلکہ موجودہ اور آئندہ نسلوں کے لئے گمراہ کرنے والا ثابت ہوگا۔ جس کا گناہ دھرم پال کی گردن پر عائد ہوگا۔ اور اوس کا خمیازہ آریہ سماج کو اٹھانا پڑے گا۔

اے دھرم پال ابھیودے اور نیشریس کے لئے تم نے ویدک دھرم اختیار کیا ہے۔ اوس کو تم نے قطعی پورا نہیں کیا۔ بلکہ تم نے برعکس رستہ اختیار کر لیا ہے جو تمہاری اشانتی اور ذلت کا باعث ہو رہا ہے۔ منوجی نے دھرم کے دس لکشن بتلائے ہیں۔ ان میں سے تم نے ایک کو بھی دھارن نہیں کیا۔ اب تم ویدک چشمہ آبحیات سے بجائے ترپت ہونے کے ترشنہ واپس جارہے ہو۔ اور اپنی زندگی کو بجائے سپھل جانے کے نشپھل بنانے کی کوشش کر رہے ہو جس کو تم نے شہرت اور نیک نامی خیال کر رکھا ہے۔ یہ در اصل بدنامی اور ذلت ہے۔ تمہاری بدکرداریوں کا پیمانہ لبریز ہو گیا ہے۔ زندگی کا کچھ بھروسہ نہیں۔ تکبر اور نخوت کو چھوڑو اور ابھیمان سے منہ موڑو۔ اور اپنے پچھلے کرموں کی سوچی کی پڑتال کر کے پشچاتاپ کرو۔ دھرم کے لکشنوں کو دھارن کر کے زندگی کو سپھل بناؤ۔ ورنہ بقول بھرتری جی مہاراج کہ جس منش میں کوئی ودیا۔ تپ۔ دان۔ گیان۔ شیل۔ گن دھرم وغیرہ نہو وہ بمثل اس کے وہ لوگ پرتھوی پر ایک وبال ہیں اور انسان کے جسم میں مثل حیوان کے پھر رہے ہیں۔ اس لئے تم پر یہ مثل ٹھیک ٹھیک صادق آوے گی۔

اپکار سنگھو خیر خواہ بنواری لال آریہ سبھا کرنال۔

اہلحدیث ۔ یہ وہی دھرم پال ہے جس کی تحریرات متعلقہ اسلام کو بڑے فخر سے آریہ سماجی شائع کرتے تھے جس طرح آریہ سماجی دکھے ہو رہے ہیں اسیطرح ایک زمانہ مسلمان اوس کی تیز زبانی اور ٹھٹھا مخول سے دکھی تھے جبکا نمونہ اوس کی تہذیب اور تخل وغیرہ کی جلدیں موجود ہیں مگر آریہ سماجی مسلمانوں کے اس دکھ کا احساس ہی نہ کرتے تھے بلکہ الٹے ہنسا کرتے تھے۔ آج وہی دھرم پال ہے اور وہی اوس کا تیز رو قلم۔ کیا واقعات ہی ایسے ہیں یا مسلمانوں کی دعاؤں کا اثر ہے آہ ے

کہتا ہے کون نالۂ بلبل ہے بے اثر
پردہ میں گل کے لاکھ جگر پاش ہوگئے

ہمارے خیال میں گالیاں دینے سے جواب ادا نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ واقعات سے تردید نہو۔ مہاشہ دھرم پال اپنے بیانات پر بڑی مضبوطی سے مصر ہے وہ چاہتا ہے کہ مجھ پر استغاثہ کیا جائے۔ ہم کچھ نہیں کہہ سکتے

ع محتسب را درونِ خانہ چہ کار۔

مرزائیوں کو شکست

۳۰ اکتوبر ۱۹۱۱ء کو موضع پھیرو چیچی۔

(ضلع گورداسپور پنجاب) میں قادیانیوں سے مولانا مولوی ابو البر عبد الحکیم (تلمیذ مولانا سید نذیر حسین صاحب) کی بحث مولوی سرور شاہ مرزائی سے بالمشافہ ہوئی حقیقت اوس کی یہ ہے کہ موضع مذکور میں چند آدمی مرزا صاحب قادیانی انجہانی کے دام افتادہ ہیں۔ جن میں سے ایک شخص مسمی رحمت علی مرزائی مولانا صاحب کو کہنے لگا کہ تم ہمارے مولویوں سے مناظرہ کر لو مولوی صاحب نے بڑی خوشی سے منظور کر لیا۔ جسپر اور لوگ بہت خواہاں ہوئے کہ مباحثہ ضرور ہونا چاہئے کیونکہ اکثر عوام الناس کو ڈلہ قادیانی تنگ کیا کرتا تھا تو اوس کے واسطے ۳۰ اکتوبر ۱۹۱۱ء کا روز مقرر ہوا جب اوس تاریخ پر گروہ اہلحدیث حاضر ہوا تو اُس جگہ نہ کوئی مرزائی تھا اور نہ مرزائیت کا دم بھرنے والا ہاں نمبردار میراں بخش اور دو تین آدمی اور انتظاری میں بیٹھے تھے۔ اون بیچاروں نے سامان نشست مہیا کیا آخر کار جب اوس مرزا صاحب کے حواری رحمت علی کو بلایا گیا تو پتہ ملا کہ لہسن بیچنے گیا ہے۔ گیا کہاں ہے موضع بھٹیاں میں جو گاؤں اہلحدیث کا ہے۔ قسمت کا چکر جب لگتا ہے تو ایسا ہی ہوا کرتا ہے جب اوس نے دیکھا کہ جماعت اہلحدیث واحناف دونوں اس امر میں متفق ہیں تو اب لہسن بیچنا یاد آیا۔

فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ نَكَصَ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ

خیر وہاں منشی نور احمد ملے اونہوں نے اُسے پکڑ لیا اور کہا کہ لوگ تو مقام مناظرہ پر چلے گئے اور تو یہاں پھرتا ہے۔ پھر کوئی چارہ نہ چلا ناچار واپس آنا پڑا اور دائیں بائیں کی باتیں ملانے لگا تب نمبردار میراں بخش اور چودھری ملنگ موضع پھیرو چیچی نے زور دیا تو اُس وقت اس نے پھر اقرار کیا کہ اب میں مولویوں کو لاتا ہوں تو اوس وقت اوس کو تین سوال لکھکر مولوی صاحب نے دیئے اور کہدیا کہ اگر تین سوالوں کا جواب مرزائی دیسکیں تو اپنا سامان جمع کر کے آجاویں اگر اس وقت سامان ان کے پاس نہو تو چھ ماہ کی میعاد ہے اُس کے بعد جواب کے ذمہ وار ہوں تو میں نصیر آباد سے آجاؤنگا اور تاریخ ۳۰ اکتوبر ۱۹۱۱ء مقرر ہوئی اور وہ شخص اُن کو بلانے کو موضع قادیاں چلا گیا جو کہ وہاں سے پانچ چھ کوس کا راستہ ہے سوالات جو لکھکر دیئے گئے۔ اس جگہ ہدیہ ناظرین ہیں۔

سوالات

(۱) مرزا صاحب کا بیان ہے کہ ہر صدی کے سرے پر ایک مجدد ہوگا جو دین کو تازہ کرے گا اور چودہویں صدی کا میں مجدد ہوں۔ تیرہ مجددوں کی کتابیں ساتھ لاویں؟

(۲) مرزا صاحب کا براہین احمدیہ میں اقرار ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آوینگے کل روئے زمین پر اسلام پھیلا دینگے۔

(۳) مرزا صاحب کا ازالہ اوہام میں اقرار ہے کہ مسیح کی پیشگوئیوں پر ایمان لانا ایمان میں داخل نہیں اور اون پیشگوئیوں کو اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔

۲۸ - کی ظہر تک وہاں جو لوگ دیہات وگاؤں مذکور کے تھے اون کو مولوی ابراہیم صاحب ساکن بھٹیاں نے اپنے وعظ سے محظوظ فرمایا۔ اثنائے وعظ میں مولوی صاحب نے ایک نکتہ بھی بیان کیا جو ناظرین کی خاطر درج کیا جاتا ہے۔

مولوی صاحب نے فرمایا کہ مرزا صاحب نے دعوے کیا ہے کہ میں ہی عیسیٰ مسیح موعود ہوں تو عیسےٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا اسم مریم تھا اور مرزا صاحب کی والدہ کا نام گھسیٹی[۱] ہے اس کا ثبوت میں دے سکتا ہوں۔ آخر کار اوس روز واپس موضع بھٹیاں میں مولانا صاحب تشریف لے آئے۔ پھر ۳۰ - اکتوبر کو گروہ اہلحدیث میدان مناظرہ میں حاضر ہو گیا مگر مرزائی مولوی صاحبان گھروں میں گھس رہے تھے جب ان کو میدان میں بلایا گیا تو ٹال مٹولے کرنے لگے آخر کار کرتے کراتے بارہ بجے

۱؎ یہ نام عام تحریروں میں لکھا جاتا ہے لیکن ہم اس کی تصدیق نہیں کر سکتے (اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

کا قریب ہو گیا پھر اون کی طرف سے ایک دو آدمی آئے کہ مولوی صاحبان کہتے ہیں کہ ہم تحریری بحث کرینگے مگر بیچاروں کی قسمت۔ جب قسمت کھوٹی ہوتی ہے تو کوئی ساتھ نہیں دیتا۔ تمام زمینداروں نے اس سے نکار کیا کہ ہم لوگوں کو اس سے کیا حاصل ہمنے اپنے کام کاج کا کس لئے ہرج کیا ہے جس طرح تو فریقین کے مولوی ہی جانیں گے جو کچھ بحث ہو گی۔ ہم ایسا پسند نہیں کرتے پھر مجبوراً ماننا پڑا۔ قریب ایک بجے کے مرزائی مولوی صاحبان میدان مناظرہ میں آگئے۔ مرزائیوں کی طرف سے مولوی سرور شاہ منتخب ہوئے اہلحدیث کیطرف سے مولوی ابو عبدالبر عبدالحکیم صاحب نصیر آبادی مولوی صاحب نے سوال نمبر اول پیش کیا۔ مولوی سرور شاہ نے اس کا جواب سوا ادہر ادہر کی باتوں اور انا خیر کے نعروں کے اور کچھ نہیں دیا کہ میں ایسا مالدار ہوں میرے ایسے مکان ہیں میں نے مولوی ثناء اللہ صاحب سے رام پور میں متوفی کے معنے طلب کئے اون سے کچھ جواب نہ بن آیا۔ ناظرین کیا یہ جواب مولوی سرور شاہ کا سوال نمبر اول کے ساتھ مطابقت رکھ سکتا ہے؟ نہیں نہیں بلکہ اس کی نسبت اس شعر کے ساتھ ہو سکتی ہے ؎

چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا
الا یا ایہا الساقی ادر کاساً وناولہا

کہنے والا سعدی شیرازی کتاب زلیخا مولوی جامی کی مصرع حافظ کا۔" بریں عقل و دانش بباید گریست" مسلمان تو کیا ہندو لوگ قائل ہیں کہ مولوی سرور شاہ صاحب نے اقرار کر لیا کہ تیرہ سو برس میں کسی مجدد نے عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ذکر نہیں کیا۔ مفصل حال تحریری پھر بیان کیا جائیگا۔ پھر مرزائیوں کی قلعی کھولنے کے لئے بعد نماز عصر کے مولوی صاحب نے سوالات دوہرا دیئے۔ جب سوال نمبر ۳ پر آئے یعنے عیسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر ایمان لانا ایمان میں داخل نہیں۔ اور ان پیشگوئیوں کو اسلام سے کچھ تعلق نہیں تو فریق ثانی کے مولوی صاحب پھر کہنے لگے کہ یہ کہیں نہیں لکھا حتی کہ مولوی عبدالحکیم صاحب نے کہہ بھی دیا کہ ازالہ اوہام کے صفحہ ۶۰ میں لکھا

جو کہ دوسری بار طبع ہوا اتنا سنتے ہی ایک مرزائی کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ اگر صفحہ ساٹھ میں یہ عبارت ہو تو ساٹھ روپیہ انعام پاؤ محمدی مولوی صاحب کے ہاتھ میں کتاب تو تھی ہی مولوی سرور شاہ کے سامنے رکھ دی اور دکھا دیا۔ بس پھر نہ انعام دیا نہ جواب ہی سوال کا دیا مجلس مناظرہ برخاست ہوئی مرزائیوں کو شرمساری اور نامرادی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا پیر کی طرح جب ہوئی تو ناکامی ہی ہوئی۔ مرزائیو اس شعر کو بہت پڑہا کرو جو مولانا ابوالوفا صاحب نے فرمایا ہے۔

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا آپ کا آنا جانا

مرزائی صاحبان ایسی ہی تمہاری ہمہ دانی ہے کہ جو کہ حق کے سامنے ہباءً منثورا ہو گئی۔ اب بھی وقت ہے اس ہٹ کو چھوڑ کر حق پر آجاؤ ؎

ہٹ چھوڑ دیجئے اپہر سر انصاف آئیے
انکار ہی رہیگا میری جان کب تلک

ابو سعید محمد شریف محمدی ۲۷ ماہ جنوری ۱۹۱۲ء

اہلحدیث۔ باوجود مرات کرات اعلانات کے ہمارے دوست قادیانی دام میں پھنسکر حیات و ممات مسیح وغیرہ پر بحث کرنے لگجاتے ہیں حالانکہ ایسا کرنا مرزا صاحب کے منشا کے بھی خلاف ہے جس کی تفصیل آگے آتی ہے۔ اسیطرح کا ایک مطول مضمون سوال و جواب کی شکل میں بہاولپور سے آیا ہے جس میں اس مضمون پر بحث ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد رسول ہو سکتا ہے یا نہیں۔ مرزائی مجیب نے مرزا صاحب کی کتابوں سے صفحوں کے صفحے نقل کر دیئے ہیں کہ خاتم النبیین کا لقب مانع نبوت جدیدہ نہیں۔ ہمیں شک نہیں کہ یہ بحث مفید ہے مگر اہل منطق کی شکل چہارم کی طرح بعید الانتاج۔ ہمارے دیرینہ تجربہ سے کوئی صاحب فائدہ حاصل کرنا چاہیں جو حکیم جالینوس اور ارسطو کے تجربہ سے زیادہ مفید نہیں تو کم بھی نہیں۔ تو قادیانی مناظرہ کو اصل مرکز سے سرکنے نہ دیا کریں۔ جناب مرزا صاحب نے جن امور کو اپنے لئے مدار صدق و کذب قرار دیا تھا بس انہی امور کو مدار قرار دیکر گفتگو کیا کریں۔ میں یقین کرتا ہوں کہ

عیسائی **تثلیث** پر اور آریہ **نیوگ** پر گفتگو کر سکتے ہیں خواہ چند گھنٹے ہی کریں یا چند سکنڈ بولیں۔ لیکن قادیانی مشن کے بڑے بڑے ہیرو ایک منٹ کے لئے بھی ان امور مدار صدق و کذب پر بحث کرنے کو بطیب خاطر اور بآمد مضمون طیار نہیں ہو سکتے۔

خدا کی شان مرزا صاحب نے اپنے تمام طول طویل دفتروں کا اختصار کیسے مختصر فقروں میں کیا۔ کہ عبداللہ آتھم اور احمد بیگ کی لڑکی المعروف آسمانی منکوحہ وغیرہ کی پیشگوئیوں پر میرا مدار صدق و کذب ہے۔ یہ تو تھا مرزا صاحب کا اُس وقت تصنیف میں سے اصل ثمرہ بادام کی طرح اختصار مگر قدرت کو منظور تھا کہ اس سے بھی زیادہ واضح تر اختصار ہو اس لئے مرزا صاحب کو خدا نے الہام کیا کہ امت مرحومہ کو ایک واضح رستہ دکھا تاکہ یہ بیچارے زیادہ دیر تک ابتلا میں نہ رہیں اسلئے مرزا صاحب نے بحکم خداوندی ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار جس کا نام انہوں نے از خود رکھا "آخری فیصلہ" اوس میں کیا مذکور تھا؟ بغیر اظہار ہی ظاہر ہے۔ آہ خدا کے کاموں اور اسرار کو وہی جانتا ہے۔ ایسا صاف اور کھلا الہام خدا نے کبھی کسی نبی کو بھی شائد نہ کیا ہو جو جناب مرزا صاحب کو کیا۔ یہ محض اوسکی مہربانی اور امت محمدیہ مرحومہ پر نظر عنایت کا نتیجہ ہے۔ وہ کیا تھا؟ مرزا صاحب نے لکھا:-

"خداوندا ہم دونوں (مولوی ثناء اللہ اور مرزا) میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مر جائے خدا نے الہامی طور پر جواب دیا اجیب دعوۃ الداع اذا دعان یعنے میں نے تمہاری (مرزا صاحب کی) دعا قبول فرمالی (مضمون بدر ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء)

اب تنقیح طلب صرف یہ بات ہے کہ آیا یہ دعا قبول ہوئی یا نہیں؟ مرزا صاحب کے مرید (مگر ضدی) کہتے ہیں نہیں قبول ہوئی۔ ہم کہتے ہیں ضرور قبول ہوئی یعنی خدا نے سچے کی زندگی میں جھوٹے کو اوٹھا لیا۔ کیونکہ مرزا صاحب کو اس سے پہلے ایک الہام ہو چکا تھا اجیب کل دعائک میں (خدا) تیری سب دعائیں

AsliAhleSunnet.com

قبول کرتا ہوں

یہ ہے مرزائی مناظرہ کا اثر رغن بادام یا مرکزی نقطہ ہمارے دوست اس مرکزی نقطہ کو جس قدر مضبوط پکڑینگے اوسیقدر جلدی فتحیاب ہونگے۔ یہی جواب ہے بہاولپوری مضمون کا یہی سمجھتے ہیں ؎

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دلکا

علاوہ اس کے بادل ناخواستہ اوسکا ایک جواب اور بھی دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی اگر کسی شخص کا نبی ہو کر آنا جائز تھا تو مرزا صاحب نے ایک زمانہ یہ کیوں کہا تھا۔

الا تعلم ان الرب الرحیم المتفضل سمی نبینا صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء بغیر استثناء وفسرہ نبینا فی قولہ لا نبی بعدی ×× وکیف یجیئ نبی بعد رسولنا وقد انقطع الوحی بعد وفاتہ وختم اللہ بہ النبیین (حمامۃ البشریٰ صفحہ ۲۰)

(ترجمہ) کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالے نے ہمارے نبی کا نام خاتم النبیین رکھا ہے جس کی تفسیر آنحضرت نے خود فرمائی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ پھر کیونکر کوئی نبی آسکتا ہے حالانکہ بعد وفات آں حضرت کے وحی منقطع ہو چکی ہے اور نبی ختم ہو گئے ہیں"۔

اس عام اصول اور اعتقاد بیان کرنے کے بعد اپنے حق میں آپ فتوے دیتے ہیں:۔

"ما کان لی ان ادعی النبوۃ واخرج من الاسلام والحق بقوم الکافرین

(حمامہ صفحہ ۷۹)

یعنے یہ مجھ سے کیسے ہو سکتا ہے کہ میں نبوت کا دعوے کرکے کافروں میں جاملوں۔

اس بیان سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کا عقیدہ بھی (زمانہ تالیف حمامۃ البشریٰ) سنہ ۱۳۱۱ھ تک یہی تھا کہ دعوائے نبوت کفر ہے۔ اسلئے اس زمانہ تک کی تصنیف میں اون کا دعوئے نبوت و رسالت نہیں۔ جو کچھ بھی ہے وہ اس سے بعد کا ہے لہذا وہ ایسا دعوئے کرنے سے اور اون کے مصدقین اون کی تصدیق سے خود اس فتوی کے نیچے ہیں۔ یہی معنی ہیں ؎

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

تحقیق بیعت

شریعت سے چار قسم پر ہے۔ اوّل بیعت اسلام دوم بیعت جہاد۔ سوم بیعت خلافت۔ چہارم بیعت توبہ۔ تفصیل بیعت مذکورہ کی یوں ہے۔

بیعت اسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کفار و مشرکین سے لیا کرتے تھے۔ بیعت جہاد۔ آپ جہاد کے موقع پر مسلمانوں سے لیا کرتے تھے۔ بیعت خلافت وقت خلیفہ اور امیر ہو لینے کے صحابہ کرام میں رواج تھا۔ اور بیعت توبہ یہ تھی کہ اکثر مسلمان گناہوں سے تائب ہونے کے وقت حضور کے دست مبارک پر کیا کرتے تھے۔ اس زمانہ میں جو اکثر لوگ بیعت کرتے ہیں یہ بیعت توبہ ہے۔ اس میں لوگ پڑکر سخت گمراہ ہو گئے ہیں۔ یہ محض لوگوں نے کھانے اور کمانے کے ڈھنگ نکال رکھے ہیں۔ شریعت سے اسکا ہمیں کوئی ثبوت نہیں پہنچا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا حسن بصری رحمۃ اللہ سے بیعت لینا یہ بات پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچی۔ اگر بیعت توبہ کا رواج صحابہ کرام میں ہوتا تو اکثر لوگ اس کے ناقل و راوی ہوتے مگر یہ ہرگز ہرگز ثابت ہی نہیں ہوتا پس اس زمانہ پرفتن میں اس بیعت کے سلسلہ ہی میں نہ پڑنا چاہیئے۔ محض فضول کام لوگوں نے اختیار کرکے بے ثبوت بات پر ٹکے رہنے کا طریقہ اختیار کر لیا ہے۔ قرآن واحادیث کی پیروی و اطاعت کرنا ہی آجکل کی ہر بیعت کا نتیجہ ظاہر ہو سکتا ہے۔ بجائے دیندار ہونے کے لوگ پرلے سرے کے بے دین ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ ہم کو شریعت نے ان کاموں کی کوئی اجازت نہیں دی۔ عرس۔ میلاد وسیلہ۔ فاتحہ۔ نذر اور نیاز۔ پیر پرستی اور قبر پرستی چلہ کشی۔ مراقبہ کشف وغیرہ وغیرہ یہ سب کام اس ناجائز بیعت ہی کی طفیل سے آج اہل اسلام میں ہمیں نظر آرہے ہیں۔ اکثر لوگ مرید ہو کر اصل دین کتاب و سنت سے غافل ہو بیٹھتے ہیں۔ اور اس پر بس نہیں بلکہ اپنے پیر صاحب کو دستگیر اور مشکل کشا وغیرہ خدا جانے کیا کیا سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ اس بیعت کے مقابلہ پر وہ خدا ورسول کے کلام کی بھی کچھ وقعت نہیں کرتے۔ تحقیق کے واسطے ہم ناظرین کے لئے اپنے اشعار ذیل حسب حال مناسب سمجھتے ہیں۔ آگاہی عامہ کے لئے کافی ہیں۔ کبھی آئندہ اسپر ہم مفصل بحث کرینگے انشاء اللہ ؎

تو رکھ یاد بیعت کے اقسام چار ✦ نہ اسکو کبھی بھولنا زینہار
ہے اسلام کی بیعت اول شمار ✦ لڑائی کی بیعت دُوم یادگار
خلافت کی بیعت سُوم جان لے
چہارم ہے توبہ کی تو مان لے
یہ بیعت کے اقسام بس چار ہیں ✦ بہت اہل دیں اسمیں ہشیار ہیں
مگر بدعتی لوگ لاچار ہیں ✦ مرض میں یہ بیعت کی بیمار ہیں
کہ پیری مریدی کے پابند ہیں
ہر اک طرف سے حلقہ بند ہیں
یہ بیعت ثلاثہ صحابہ میں تھی ✦ عمل تھا زمانہ میں اونکے یہی
کہ بیعت توبہ کسی سے نہ لی ✦ مگر اور بیعت تھی جاری سبھی
نشاں بیعت توبہ پایا نہیں
رواج صحابہ میں آیا نہیں

از عاجز محمد شفیع الحسن العباسی م۔ش۔ح سکندر آبادی ✦

بزم اخوان اہلحدیث

جو مضمون بعنوان بزم اخوان اہلحدیث شائع ہوا تھا جس میں خریداران اہلحدیث سے رائیں طلب کی گئیں تھیں بعض لوگوں نے اپنی اپنی رائے لکھی ہے چونکہ میں بھی خریدار اہلحدیث ہوں اسلئے اپنی رائے تحریر کرتا ہوں وہو ہذا۔ بزم اخوان اہلحدیث کا ہونا ضروری اور بہت ضروری ہے۔ کیونکہ آجکل مسلمانوں پر جو جو مصیبتیں آتی ہیں وہ اظہر من الشمس ہیں اون کی وجہ تفرقہ اور تشتت ہے۔ لہذا ہم مسلمانوں میں عموماً اہلحدیث میں خصوصاً ایسی انجمن کا ہونا ضروری ہے جو اون کے بکھرے ہوئے شیرازہ کو جمع کرے۔ میں جہاں تک غور کرتا ہوں اسکو ایسی مفید تجویز پاتا ہوں کہ جس کی تعریف حد سے باہر ہے۔ افسوس کہ بڑے بڑے علماء توجہ نہیں کرتے ہیں۔ امید کرتا ہوں کہ اگر علماء کرام توجہ کریں تو یہ کام بالکل آسان ہو جائیگا۔ ایک صاحب نے تحریر کیا ہے کہ ہر ایک خریدار اہلحدیث سے ایک ایک روپیہ چندہ لیا جاوے بہت ٹھیک ہے۔ ایک روپیہ دینا ایسے کاموں میں کچھ زیادہ نہیں ہے کیونکہ یہ کام ہمیں لوگوں کیلئے سودمند ہے۔ جمیع خریداران اہلحدیث سے اس خاکسار کی التماس ہے کہ اس بزم اخوان اہلحدیث کے متعلق اپنی اپنی رائیں بہت جلد تحریر کریں۔ زیادہ والسلام راقم عبد الغفار بجادی از حیوا[illegible] خریدار اہلحدیث ۱۳۴۳

AsliAhleSunnet.com

اخلاقی مطلع

حق اللہ
سلسلہ کے لئے اہلحدیث مورخہ ۱۳ جنوری ملاحظہ ہو

اقامت نماز بجماعت بہت حکمتوں اور مصلحتوں سے تعلق رکھتی ہے۔ جو کچھ بیان کیا گیا وہ نمونہ مشتے از خروارے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ یعنے نماز پڑھنے والوں کے ساتھ نماز ادا کرو۔ یہ ایسا جامع حکم ہے کہ اس کی بجا آوری خود اپنے فوائد کی بتلانے والی ہے۔ ایک حکمت یہ ہے کہ نماز کا سلسلہ عام طور پر جاری رہے اور قوم و ملک میں باہتمام یہ رکن اسلام ادا ہو چنانچہ اسی کا مقتضی ہے کہ نماز کے لئے مسجدیں قائم کیجاتی ہیں اور مؤذن مقرر ہوتے اور لوگوں کو ہر نماز کے وقت پر اعلان کرتے رہتے ہیں۔ جس سے جمعیت کا ضروری ہونا ہر دانشمند پر روشن ہے جس سے دوسری اقوام پر اس کے اہتمام اور سعی کا اخلاقی یہ اثر پیدا ہوتا ہے کہ اپنے مجمعوں کے متمنی و شائق ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ جب تک چند افراد باہمی خوشدلی اور کشادہ پیشانی سے ملکر کسی کام کو انجام نہ دیں اخلاقی جلوہ ظہور پذیر نہیں ہوتا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ نماز سے بڑھکر یہ موقع کسیکو حاصل نہیں ہوتا کہ اس کے ادا کرنے کے لئے تمام افراد اپنی اپنی وجود میں صورت میں اخلاق کے نمونہ ہوتے ہیں۔ سبحان اللہ کیا تعلیم اسلامی ہے کہ عبادت کے طریقہ ادا کو ایسے نہج پر مقرر کیا ہے کہ اس سے روزانہ اخلاق کے نمونے نظر آتے ہیں۔ اور دوسروں کو ترغیب تاکہ اسلامی اخلاقی تعلیم سے کوئی فرد بشر طالب صادق محروم نہ رہے بلکہ یہاں تک جمعیت کو ضروری اور باعث اتحاد باہمی قرار دیکر مزید براں اسلامی تعلیم یہ ہوئی ہے کہ اذان کے ہونے پر اکتفا نہ ہو بلکہ نماز قائم کرتے وقت پر قریب والوں کو لئے اطلاع ہونی چاہئے۔ اور تکبیر کہہ کر سب کو شامل جماعت کرنا چاہئے۔ اس سے بہت بڑے دو عظیم الشان محکم اصول کی تعظیم و تاکید ثابت ہوتی ہے جو اخلاق کے لئے اصل اصول ہیں۔ اول یہ کہ نماز انسان کو کدورت نفسانیہ اور حرکات واہیہ سے بچانے والی ہے۔ اور یہی مراد ہے اخلاق کے سچے پابندوں کی جس کی وجہ سے وہ لوگ دنیا اور عقبے کے اعلے مراتب کے مستحق ہوتے جیسا کہ فرمان صداقت نشان مشعر ہے۔ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ۔ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ یعنے بے شک ایمان والے اللہ سے تعلق رکھنے والے بامراد کو پہونچینگے۔ جو لوگ اپنی نمازوں میں عاجزی کرنے والے اور دل لگانے والے ہیں۔ اگرچہ ایمان والے جو مراد اور اعلے مراتب حاصل کرنے والے ہیں اون کی اور بھی صفتیں کلام اللہ میں بیان کی گئی ہیں۔ مگر پہلی صفت یہی ہے۔ یہ نماز انسان کے لئے ذریعہ عروج و ترقی سعادت دارین ہے۔ کیونکہ انسان کو اس کی وجہ سے منکرات و مکروہات دارین سے پناہ ملتی ہے۔ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ۔ الآیہ۔ یعنے بے شک نماز روکتی ہے (نمازیوں کو) بے حیائی سے اور ہر گناہ و برائی سے اور بے شک اللہ کا ذکر بہت بڑا عظیم الشان ہے۔ جس کی وجہ سے ذلیل عزت پاتا ہے۔ فقیر تنگدست غنی ہوتا ہے۔ حیران پریشان اطمینان حاصل کرتا ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ یعنے یاد رہے اللہ تعالےٰ کے ذکر سے ایمان والوں عقلمندوں کے دل اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ پس نماز کے جملہ ارکان ذکر اللہ سے پُر ہیں۔ گویا ہر رکن ذکر اللہ کے لئے محل و ظرف ہے بغیر مظروف کے خالی ظرف بیکار رہے۔ اگر کسی ظرف و محل کی قدر و قیمت زیادہ ہوتی ہے تو اوس کو ویسا ہی مظروف اور صاحب محل سے تعلق ہوتا ہے ورنہ ظرف بذات خود کوئی شے نہیں ہے اگر اوس کا تعلق انکی مظروف سے نہ رکھا جائے۔ مثلاً کیسے ہی قیمتی اور خوبصورت برتن مکان و محفل میں آرائش و زیبائش کے لئے ساتھ چنے جائیں اور بہت تنظیم و ادب سے کسی بزرگ یا افسر و حاکم کے روبرو کھانے کے وقت رکھے جائیں بغیر کھانے کے خالی برتن بالکل بیکار اور اون کا پیش کرنا رائیگان اور اخلاق و انسانیت و لیاقت کے سراسر خلاف اور بجائے تحسین و آفرین کے قابل سزا و پاداش ہوگا۔ نماز کے ارکان کو ذکر اللہ سے خالی رکھنا اس سے بھی بدرجہا زیادہ بے جا اور موجب عتاب الٰہی ہے۔ دوسرا اصول یہ ہے جو کہ نماز کے اہتمام اور جمعیت کے شان کے موافق ہے کہ جملہ برادران اسلامی ہمدردی و اتحاد میں بے تامل حسب موقع نصیحت و خیر خواہی کے لئے آمادہ رہیں اور حسب فرمان باریتعالےٰ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ الخ یکدل سے اپنے امور دینی و دنیاوی کو انجام دیتے رہیں۔ نماز کے اہتمام کے لئے جو کچھ اسلام نے احکام جاری کئے ہیں اور جیسا کچھ اس کو ہر فرد بشر پر فرض قرار دیا ہے یعنے روزانہ پنجگانہ ہر کس و ناکس پر یہ کیفیت اور ارکان اسلامی کی نہیں ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز اصل الارکان ہے اور اسی کے لئے خاص وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ وارد ہے جس سے اس کی فضیلت و ضرورت اظہر من الشمس ہے اس قدر بیان سے نماز کی ضرورت اور اس کی فضیلت بخوبی ثابت ہوگئی۔ نیز یہ کہ نماز کو حسب قواعد شرعیہ ادا کرنا باعث فلاح و صلاح دارین ہے۔ کیونکہ اقامت صلوٰۃ حق اللہ ہے اور کسیکے حق کو بحسن و خوبی ادا کرنا اخلاقی اعلے درجہ ہے۔ لہذا نماز کو جب تک حسب تعلیم رب العالمین ادا نہ کیا جائے۔ بہبودی دارین کی امید نہیں ہے اور نہ دنیا میں اخلاق کی وسعت ہو سکتی ہے مثال کے لئے اسلامی فرقوں کی باہمی مخالفت اور مناقشت کافی ہے جس قدر مسائل کے خلاف میں طول ہوتا ہے اور باہمی نزاع و عناد تک پہونچکر جنگ و جدل ہوتے ہیں وہ اکثر نماز سے تعلق رکھتی ہیں جس قدر مقدمات اہل سنت کے باہمی اختلاف پر ہوئے اُن کی بنا اختلاف ادائے صلوٰۃ ہے اگر سب کی نماز ایک ہو جائے اور حسب تعلیم باریتعالےٰ اور حسب ارشاد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي۔ یعنے اوسیطرح پر نماز پڑھو جس طرح مجھکو پڑھتے دیکھتے ہو۔ چنانچہ اون قرون مشہود لہا بالخیر میں ایسے عناد و فساد کی نوبت نہ آئی اور جو اختلاف ہوئے انکا انجام اصلاح اور اقامت اسلام ہوا اگرچہ بعض اصحاب سے خلافت ثالثہ و رابعہ میں اجتہاد و فہم کے موافق ظہور لے امنی کا ہوا مگر اسکا تعلق دیگر وجوہات سے ہے جسکا بیان مقصود بالذات اس موقعہ پر نہیں ہے۔ مطلب یہ کہ نماز اسلامی رکن ہے اسکے اوپر اسلام کی اقامت ہے۔

راقم عبید الرحمٰن از دہلی پھاٹک حبش خان

دعائے مغفرت۔ حنیف حسن کی پھوپھی کا بعارضہ دم انکا انتقال ہو گیا۔ اناللہ۔ معزز ناظرین جنازہ غائب پڑھیں۔ — ابوالشمس ٹانڈوی

تقسیم بیت - میٹوں کے انگریز کا بیان - ۱۱ - نمبر

AsliAhleSunnet.com

فتاوے

تصحیح ۵ صفر کے اہلحدیث میں نمبر ۱۲۷ کا جواب سوال سے مطابق نہیں معلوم ہوتا ہے۔ کاتب کی غلطی سے اس جواب کا سوال درج نہیں ہوا۔ خیر کچھ بھی ہو اصل سوال کا جواب یہ ہے کہ ایک کا خطبہ پڑھنا اور دوسرے کا جماعت کرانا بوقت ضرورت جائز ہے بلا ضرورت ایسا نہیں چاہئے۔

س نمبر ۱۴۳۔ سورہ فاتحہ امام کے پیچھے پڑھنا کیا ہے؟ پڑھنے کا دلیل مع سند حدیث۔ اور ممانعت کا دلیل مع حوالہ حدیث درج ہو۔!

ج نمبر ۱۴۳۔ ترمذی میں عبادہ بن صامت (صحابی) سے روایت ہے صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَثَقُلَتْ عَلَیْہِ الْقِرَاءَۃُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنِّیْ اَرٰکُمْ تَقْرَءُوْنَ وَرَاءَ اِمَامِکُمْ قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِیْ وَاللّٰہِ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَاِنَّہٗ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَمْ یَقْرَءْ بِھَا یعنے آنحضرت نے صبح کی نماز پڑھی جب پھرے تو فرمایا میں سمجھتا ہوں تم امام کے پیچھے کچھ پڑھتے ہو ہم (صحابہ) نے کہا ہاں حضور! فرمایا سوا فاتحہ کے اور کچھ نہ پڑھا کرو کیونکہ فاتحہ کے بغیر نماز جائز نہیں ہوتی۔

س نمبر ۱۴۴۔ نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنا کیا ہے۔ مع حوالہ حدیث وراوی وچھاپہ کتاب وغیرہ درج ہو سینہ پر ہاتھ باندھنا اور ناف کے نیچے باندھنا کون زیادہ قوی حدیث سے ثابت ہے؟

ج نمبر ۱۴۴۔ صحیح ابن خزیمہ کے بلوغ المرام میں روایت ہے کہ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی یَدِہِ الْیُسْرٰی عَلٰی صَدْرِہٖ یعنے وائل بن حجر کہتے ہیں۔ میں نے آنحضرت کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر سینے پر رکھا۔ اس سے ثابت ہوا کہ سینے پر ہاتھ رکھنے سنت ہیں۔

س نمبر ۱۴۵۔ تراویح صحیح حدیث سے آٹھ رکعت ثابت ہے یا بیس رکعت ثابت ہے؟ درج فرمادیں۔

ج نمبر ۱۴۵۔ تراویح صحیح حدیث سے آٹھ رکعت ثابت ہیں۔ بیس رکعت ایک تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ دوئم وہ روایت بھی ضعیف ہے بوجہ راوی یزید بن ابان کے۔ علاوہ اس کے آٹھ رکعت سے زیادہ بنیت نفل جائز ہیں۔

س نمبر ۱۴۶۔ ترکی کی خیر خواہی کے لئے امام بعد دعاء فرض نماز کے کھڑا ہو کر دعا مانگتا ہے۔ تو حاضرین جماعت بھی کھڑے ہو جاتے ہیں اور ہاتھ پھیلا کر دعا کرتے ہیں۔ تو آیا کھڑے ہو کر دعا مانگنا جائز ہے یا ناجائز۔ علاوہ بریں ایسے امروں میں معلوم ہوتے ہوئے اوس شخص کو کیا کرنا چاہئے۔؟ (منشی علی حسن خان خریدار ۲۴۰۱)

ج نمبر ۱۴۶۔ ترکی ہو یا ایران سب مسلمانوں کی بہتری کے لئے دعا مانگنی چاہئے۔ نماز کے اندر مانگیں یا بعد نماز بیٹھکر بخشوع وخضوع دعا مانگیں۔ مگر کھڑے ہو جانا فضول ہے اور خلاف سنت ہے۔

س نمبر ۱۴۷۔ تعیین میلاد شرع شریف سے ثابت ہے یا نہیں۔ تعیین میلاد میں جانا چاہئے یا نہیں؟ اگر جاوے تو حاضرین میلاد کے ساتھ قیام کرنا چاہئے یا نہیں؟ اگر قیام کیا تو اوس کے لئے کچھ نقصان ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کس قدر صاف صاف بذریعہ اخبار اطلاع دیں؟ (" ")

ج نمبر ۱۴۷۔ نہ تعیین ثابت ہے نہ قیام سنت یا مستحب ہے بلکہ بوجہ عدم ثبوت سب بدعت اور گناہ ہیں۔

س نمبر ۱۴۸۔ کسی کے سر کی بابت یا کسی کو بزرگ سمجھکر جھوٹی قسم کھانا چاہئے یا نہیں۔ (" ")

ج نمبر ۱۴۸۔ جھوٹی قسم کسی حال میں کسی کی بھی نہیں کھانی چاہئے۔ خدا کے سوا کسی اور کے نام کی یا سر کی قسم کھائے تو سچی ہونے کی صورت میں ایک گناہ ہوتا ہے جھوٹی ہونے کی صورت میں دو گناہ۔ حدیث شریف میں ہے من حلف بغیر اللہ فقد اشرک یعنے جو کوئی اللہ کے سوا کسی دوسری چیز کی قسم کھائے وہ مشرک ہے۔

س نمبر ۱۴۹۔ سورت الرحمن کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نیک کام کرنے والے مسلمانوں کو بہشت ملیگی جس میں نہریں۔ باغ۔ خوبصورت عورتیں۔ غلمان۔ میوہ جات جواہرات آرام وآسائش ہر قسم مہیا ہوگی۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ آیا میوہ جات کی اشتہا ہوگی یا نہ اگر ہوگی تو کس طرح پھر خوردنی اشیاء خود بخود خواہش کے مطابق مونہہ میں آجاویگی۔ جب بلا تکلیف ہر چیز خوردنی منہ میں آجاویگی تو پھر غلمان کی خدمت کی کیا ضرورت ہے؟ (خیر الدین از کوئٹہ)

ج نمبر ۱۴۹۔ غلمان اور ولدان دو لفظ قرآن مجید میں آئے ہیں جن کے معنے ہیں بچے ان کو اضافت اہل جنت کی طرف ہی کیا ہے غِلْمَانٌ لَّھُمْ کَاَنَّھُمْ لُؤْلُؤٌ مَّکْنُوْنٌ پس معنے ان الفاظ کے یہ ہیں کہ اہل جنت کے بچے موتیوں کی طرح ان کے ارد گرد پھرینگے۔ جو ان کو ایک قسم کی راحت کے موجب ہونگے۔ یہ بچے وہ ہونگے جو چھوٹی عمر میں مر گئے ہونگے یا اہل جنت کی خواہش پر وہاں خدا ان کو عنایت کریگا۔

س نمبر ۱۵۰۔ انسان کی خواہش نفسانی یعنے شہوت ہوگی یا نہ اگر ہوگی تو کس طرح آیا موجودہ زندگی کی طرح ہوگی تو سلسلہ تناسل بڑھیگا یا نہ؟ (" ")

ج نمبر ۱۵۰۔ موجودہ صورت کی طرح ہوگی مگر اولاد کا پیدا ہونا اہل جنت کی مرضی پر موقوف ہوگا وہ چاہینگے تو ہوگی نہیں چاہینگے تو نہ ہوگی۔

س نمبر ۱۵۱۔ اگر تناسل کا سلسلہ بڑھیگا۔ تو پھر دنیا وی باغ اور خوبصورت عورتیں اور اولاد اس جگہ مہیا ہونے کی صورت میں عاقبت کے بہشت میں کیا بیشی اور فوقیت ہوئی۔؟ (" ")

ج نمبر ۱۵۱۔ اہل جنت کے ہاں اولاد ان کی خواہش پر ہوگی تو محض تفریح کے طور پر ہوگی جو چھوٹی چھوٹی عمر میں رہیگی۔

س نمبر ۱۵۲۔ اگر اولاد پیدا نہیں ہوگی۔ تو پھر شہوت کی کیا ضرورت ہے۔ جب شہوت کی ضرورت نہ رہی تو پھر حوروں سے کیا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے؟ (" ")

ج نمبر ۱۵۲۔ شہوت سے حاصل لذت ہوگی جیسی دنیا میں ہوتی ہے انکو جو اولاد کے لئے صحبت نہیں کرتے۔

س نمبر ۱۵۳۔ عقیقہ کی علت غائی کیا ہے؟ (" ")

ج نمبر ۱۵۳۔ عقیقہ سے غرض ہے بچے کی قربانی یا عنایت خدائی کا شکریہ۔

۲۰ روپیہ داخل غریب فنڈ۔

تقابل ثلاثہ - توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ - قرآن شریف کی فضیلت کا ثبوت - مع محصول عہ

AsliAhleSunnet.com

متفرقات

رسید زر از یکم تا ۳۱ر جنوری سنہ ۱۳ء

نام خریداران	نمبر خریداری	رقم وصول شدہ	کب تک
سید شرف الدین	۴۱۳	ے/	۱۲- دسمبر سنہ ۱۲ء تک
ایم اے کریم	۲۱۵۰	ے/	۲۱ر دسمبر سنہ ۱۲ء 〃
حافظ عظیم اللہ عبداللہ	۹۱۵	ے/	۷ر اکتوبر سنہ ۱۲ء 〃
محمد شاہ خان-	۲۳۴۱	عمہ	۸ر جون سنہ ۱۲ء 〃
مولوی محمد محبوب علی	۲۶۰۰	ے/	۲۸ر دسمبر سنہ ۱۲ء 〃
مولوی عبدالعزیز	۷۸۲	ے/	۱۵ر اپریل سنہ ۱۲ء 〃
محمد یوسف محمد سلیمان	۲۶۰۱	ے/	۲۱ر دسمبر سنہ ۱۲ء 〃
مولوی دوست محمد	۱۷۸۹	ے/	۱۷ر دسمبر سنہ ۱۲ء 〃
ابوالحسن	۱۸۳۰	ے/	۲۱ر دسمبر سنہ ۱۲ء 〃
منشی محمد عبداللہ	۲۶۰۲	ے/	۲۸ر دسمبر سنہ ۱۲ء 〃
محمد نعمت اللہ	۲۶۰۳	ے/	۲۱ر دسمبر سنہ ۱۲ء 〃
محمد عبداللہ	۲۶۰۴	عا/ ۱۲ر	۱۱ر جنوری سنہ ۱۳ء 〃
منشی شاہ محمد	۲۶۰۵	عا/ ۱۲ر	۱۱ر جنوری سنہ ۱۴ء 〃
مولوی فیض الکریم	۹۱۲	ے/	۱۰ر ستمبر سنہ ۱۳ء 〃
الیس ایم عبدالصمد	۲۶۰۶	للعہ	۱۱ر جنوری سنہ ۱۳ء 〃
حافظ عبداللہ خان	۲۶۰۷	عمہ	۲۱ر جون سنہ ۱۳ء 〃
مولوی محمد	۲۶۰۸	ے/	۲۸ر دسمبر سنہ ۱۲ء 〃
حاجی سلطان محمد خان	۴۷۱	ے/	۱۴ر فروری سنہ ۱۳ء 〃
سیٹھ عبدالکریم جان محمد	۲۶۰۹	عمہ	۲۱ر جون سنہ ۱۳ء 〃
فیض الحسن	۱۵۶۱	ے/	۲۸ر دسمبر سنہ ۱۲ء 〃
محمد دین مولوی شیر محمد	۲۶۱۰	ے/	۴ر جنوری سنہ ۱۳ء 〃
مفتی مرید احمد	۲۶۱۱	ے/	۴ر جنوری سنہ ۱۳ء 〃
منشی علی رضا	۱۸۲۵	ے/	۲۸ر دسمبر سنہ ۱۲ء 〃
مولوی الٰہی بخش	۱۳۳۵	ے/	۲۷ر دسمبر سنہ ۱۲ء 〃
شیخ عنایت اللہ	۲۶۱۸	ے/	۴ر جنوری سنہ ۱۳ء 〃
منشی گلاب خان	۹۵۰	عہ/	۱۳ر مئی سنہ ۱۳ء 〃
شیخ محمد اسمٰعیل	۴۷۳	عمہ	۲۵ر اپریل سنہ ۱۳ء 〃
مولوی رحمت حسین	۲۱۲	ے/	۲۳ر جنوری سنہ ۱۳ء 〃
مولوی عبدالرحیم	۱۸۳۵	ے/	۱۸ر جنوری سنہ ۱۳ء 〃
منشی محمد عزیز الدین	۴۶۶	ے/	۲۹ر جنوری سنہ ۱۳ء 〃

نام خریداران	نمبر خریداری	رقم وصول شدہ	کب تک
حاجی شیخ حمید اللہ	۲۶۱۹	ے/	۲- نومبر سنہ ۱۳ء تک
بابو غلام اللہ	۲۱۷۴	ے/	۲۵ر جنوری سنہ ۱۳ء 〃
محمد بیدار خاں	۳۲۴	ے/	۲۰ر جون سنہ ۱۲ء 〃
منشی جمال الدین	۲۶۲۰	ے/	۴ر جنوری سنہ ۱۳ء 〃
میر مصطفٰے علی	۸۷	عمہ	۷- مئی سنہ ۱۳ء 〃
بابو عبدالرحمٰن	۱۲۴۲	ے/	۲۸- جنوری سنہ ۱۳ء 〃
قاضی عبداللہ جان	۲۶۲۱	ے/	۴ر جنوری سنہ ۱۳ء 〃
محمد سعید	۲۱۵۱	عمہ	۲۸ر جون سنہ ۱۳ء 〃
چودھری قطب الدین	۲۶۲۲	ے/	۴ر جنوری سنہ ۱۳ء 〃
حافظ عبدالقادر	۱۵۵۳	ے/	۲- نومبر سنہ ۱۳ء 〃
بابو محمد الدین	۲۱۶۵	ے/	۱۱- جنوری سنہ ۱۳ء 〃
محمد عبدالرحمٰن	۲۶۲۳	عا/ ۱۲ر	۲۸ر دسمبر سنہ ۱۳ء 〃
مولوی غلام محی الدین	۲۶۲۴	ے/	۱۸- جنوری سنہ ۱۴ء 〃
بابا صاحب حاجی میاں	۲۶۲۴	ے/	۱۸- جنوری سنہ ۱۳ء 〃
شیخ محمد ابراہیم	۲۲۶	ے/	۲۳ر جنوری سنہ ۱۳ء 〃
مولوی محمد عبداللہ	۴۵۱	ے/	۱۴ر جنوری سنہ ۱۳ء 〃
منشی محمد ابراہیم	۲۶۲۵	ے/	۲۸ر دسمبر سنہ ۱۲ء 〃
منشی محمد معشوق علی	۱۸۳۰	ے/	۱۱ر جنوری سنہ ۱۳ء 〃
حکیم عبدالحفیظ	۱۳۶۹	ے/	۲۶ر جنوری سنہ ۱۳ء 〃
منشی عظیم الدین	۱۳۱۸	ے/	۵ر جنوری سنہ ۱۳ء 〃
مولوی محمد ادریس	۱۵۸۸	ے/	۱۹ر جنوری سنہ ۱۳ء 〃
مولوی نور الحق	۹۹۳	ے/	۱۴ر جنوری سنہ ۱۳ء 〃
مدرس مدرسہ تبلیغ الاسلام	۲۱۶۸	عا/ ۱۲ر	۱۸ر جنوری سنہ ۱۳ء 〃
عبدالکریم	۱۰۳۶	ے/	۱۳ر جنوری سنہ ۱۳ء 〃
مسعود علی	۱۶۸۴	ے/	۵ر جنوری سنہ ۱۳ء 〃
محمد سعید	۱۰۴۳	ے/	۱۳ر جنوری سنہ ۱۳ء 〃
محمود محمد ابراہیم	۲۶۲۶	ے/	۱۱ر جنوری سنہ ۱۳ء 〃
مولوی محمد یعقوب	۲۱۶۶	ے/	۴ر جنوری سنہ ۱۳ء 〃
حافظ عبدالحکیم	۲۶۲۷	ے/	۱۸ر جنوری سنہ ۱۳ء 〃
مولوی لیاقت حسین	۲۶۲۸	ے/	۱۸ر جنوری سنہ ۱۳ء 〃
خلیفہ محمد ابراہیم	۲۵۶۸	ے/	۷ر دسمبر سنہ ۱۳ء 〃
مولوی محمد	۲۱۷۶	ے/	۴ر جنوری سنہ ۱۳ء 〃
حکیم مولوی عبدالحکیم	۲۱۶۱	ے/	۱۱ر جنوری سنہ ۱۳ء 〃
موسیٰ ہاشم	۲۶۳۰	۱ر/ ۴	۲۱- جون سنہ ۱۳ء 〃

نام خریداران	نمبر خریداری	رقم وصول شدہ	کب تک
میاں محمد بخش	۳۰۸	ے/	۲۸ر دسمبر سنہ ۱۳ء تک
میاں صفدر سلطان	۱۸۵۵	صہ/	۱۶ر جنوری سنہ ۱۳ء 〃
مولوی محمد	۵۱۶	ے/	۱۵- فروری سنہ ۱۳ء 〃
محمد غوث	۳۲۰	ے/	۱۱- جنوری سنہ ۱۳ء 〃
محمد شعیب	۲۶۳۲	عمہ	۲۵ر ستمبر سنہ ۱۳ء 〃
سید محمد یوسف	۲۶۳۳	ے/	۲۵- جنوری سنہ ۱۳ء 〃
ایم حفیظ اللہ	۲۶۳۵	ے/	۲۸ر دسمبر سنہ ۱۲ء 〃
میاں حکیم خیر الدین	۲۶۳۴	عمہ	۴- جولائی سنہ ۱۳ء 〃
حاجی الطاف حسین	۱۰۲۶	ے/	۲۹ر جنوری سنہ ۱۳ء 〃
حاجی مولوی محمد مخدوم شریف	۱۵۸۳	ے/	۵ر جنوری سنہ ۱۳ء 〃
حافظ سیف اللہ خان	۱۵۷۳	ے/	۵- جنوری سنہ ۱۳ء 〃
بابو عطا محمد	۲۶۳۶	ے/	یکم جون سنہ ۱۳ء 〃
مولوی عبدالرحمٰن	۲۳۰	ے/	۲۰ر جنوری سنہ ۱۳ء 〃
منشی قربان علی	۴۷۵	ے/	۳۰- جنوری سنہ ۱۳ء 〃
شیخ عظیم اللہ	۱۳۲۵	عمہ	۱۷- جولائی سنہ ۱۳ء 〃
منشی یوسف علی-	۲۶۳۷	عمہ	۱۱ر جولائی سنہ ۱۳ء 〃
سید محمد حسن شاہ	۲۱۷۲	عا/ ۱۲ر	۴ر جنوری سنہ ۱۳ء 〃
منشی شجاع الدین	۴۶۷	ے/	۲۳ر جنوری سنہ ۱۳ء 〃
عبدالغفور	۱۵۷۵	عا/ ۱۲ر	۵ر جنوری سنہ ۱۳ء 〃
محمد عبدالغفور	۲۱۶۳	ے/	۴- جنوری سنہ ۱۳ء 〃
مولوی عبدالعزیز	۲۱۸۰	عا/ ۱۲ر	۱۵- فروری سنہ ۱۳ء 〃
احمد علی	۲۶۳۸	ے/	۲۵ر جنوری سنہ ۱۳ء 〃
غلام رسول	۱۸۳۷	ے/	۱۱- جنوری سنہ ۱۳ء 〃
محمد عیسیٰ	۲۱۶۹	ے/	یکم فروری سنہ ۱۳ء 〃
سردار شیر محمد	۲۶۳۹	ے/	۲۵ر جنوری سنہ ۱۳ء 〃
شیخ شمس الدین	۲۶۴۰	ے/	۱۸- جنوری سنہ ۱۳ء 〃
منشی عبدالسبحان	۲۶۴۱	ے/	۱۸- جنوری سنہ ۱۳ء 〃
حافظ سراج الدین	۱۶۵۸	عا/ ۸ر	۱۶ فروری سنہ ۱۳ء 〃
قاسم علی-	۲۶۴۴	ے/	۴- جنوری سنہ ۱۳ء 〃
حاجی عبدالجلیل	۲۶۴۵	ے/	۱۱- جنوری سنہ ۱۳ء 〃

شریعت و طریقت

ان دونوں کا مفصل بیان - ۱ر

منیجر

سوامی دیانند کا علم و عقل - ۱/

شادی بیوگان اور نیوگ - ۱/

صحت - میری بھائی محمد ہاشم کو طاعون ہوگیا اور بچہ گلٹیاں نکلی تھیں - الحمدللہ اب اُنھیں صحت ہے - شمس الہدیٰ ٹانڈوی

AsliAhleSunnet.com

ملکی مطلع

کیا اسلامی اخبارات بھی یورپ کی سلطنتیں ہیں؟

ترکی اور اٹلی کی لڑائی میں دُوَل یورپ نے اعلان کیا کہ ہم اس جنگ میں علیحدہ رہیں گے۔ دُوَل نے ایسا کیوں کیا؟ "رموزِ مملکتِ خویش خسرواں دانند" مگر مسلمانانِ عالم اور بعض انصاف پسند انگریز دُوَل کے ایسے اعلان پر سخت خفا ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ دُوَل کے ایسا کرنے سے دنیا میں سخت خونریزی ہو رہی ہے اور ہوگی۔ دُوَل اگر ذرہ سی توجہ کرتیں تو بندگانِ خدا کا ناحق خون نہ بہتا۔ مسلمانوں نیز انصاف پسند انگریزوں کے خیال میں اس ناحق کی خونریزی کا گناہ دُوَل یورپ کی گردن پر ہے۔ یہ خیال اگر صحیح ہے تو لاہور کے دو مسلمان اخباروں (زمیندار اور وطن) کی لڑائی میں خاموش رہنے والے اسلامی برادر کس طرح بے گناہ رہ سکتے ہیں؟ بحالیکہ قرآن مجید کی تعلیم سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ لڑنے والوں کو جتنا گناہ لڑنے میں ہوتا ہے مصالحت کرانے سے خاموش رہنے والوں کو بھی اوسی قدر ہوتا ہے۔ غور سے سنئے!

اِنۡ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اقۡتَتَلُوۡا فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَہُمَا

"دو گروہ مسلمانوں کے لڑ پڑیں تو اُن میں صلح کرا دیا کرو۔"

پس جو لوگ مصالحت کرانے سے خاموش رہتے ہیں وہ اس حکم کی عدم تعمیل کے جرم میں مجرم ہیں۔ لاہوری اسلامی اخباروں کی لڑائی کی بنا کچھ ہی ہو جس کا فیصلہ کرنے کے لئے ہم تیار نہیں نہ ہیچ ہیں۔۔۔ ہاں اتنا تو واضح ہے کہ ان کی لڑائی کا اثر تمام قوم پر پہونچتا ہے۔ آہ صرف رنج و شرم ہی کی بات نہیں بلکہ ڈوب مرنے کی بات ہے کہ ابھی کل کا ذکر ہے لاہور کے روشن خیال اصحاب نے ایک انجمن بنائی جس نام رکھا "مسلم پریس ایسوسی ایشن"۔ جس کی غرض و غایت یہ تھی کہ مسلمان اخبارات کے ایڈیٹر اور مالک متفق ہو کر قوم اور ملک کی خدمت کریں۔ آہ یہ خدمت کیسی معکوس ہوئی کہ آج ہم مخالف اخبارات "جھنگ سیال" (مورخہ ۱۴ ماگھ) وغیرہ میں اسی مسلم پریس کی انجمن کا کارٹون (تصاویر) دیکھتے ہیں۔ جس کو دیکھکر بے ساختہ منہ سے نکلتا ہے ؎

دوست ہی دشمنِ جاں ہو گیا اپنا حافظؔ
نوش دارو نے کیا اثر سم پیدا

لاہور والو! لڑائی لڑنے یا خاموشی اختیار کرنے سے بیرونی دنیا کی نگاہ میں کسی عزت کے مستحق ہو سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔

میں بذات خود دردمند ہو کر ۲۰ رجنوری کو مع اپنے بعض احباب کے لاہور پہونچا۔ وہاں جا کر کیا کیا؟ "زمیندار" کے الفاظ میں نقل ہے۔ اڈیٹر صاحب زمیندار لکھتے ہیں:۔

"۲۰ رجنوری کو ہمارے مخدوم جناب مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری لاہور تشریف لائے تھے اور انہوں نے لاہور کے مسلمان اخباروں کی ناپسندیدہ تُو تُو مَیں مَیں سے متاثر ہو کر یہ کوشش فرمائی تھی کہ ابزرور۔ وطن۔ پیسہ اور زمیندار کے اڈیٹروں میں اتفاق ہو جائے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے مولوی صاحب موصوف فرداً فرداً ہر اڈیٹر کے پاس تشریف لے گئے۔ اور شام کے وقت آپنے سب اڈیٹروں کو دفتر ابزرور میں اکٹھا کیا۔ اور سید العلماء سید علی حائری مجتہد پنجاب کا ایک گرامی نامہ ہمارے نام اور نیز بعض دوسرے اخبار نویسوں کے نام بدیں مضمون شرف امضا لایا تھا کہ ہم لوگوں کو اپنی کوششیں بجائے ایکدوسرے کی تسفیہ و تجہیل پر صرف کرنے کے اسلام کی خدمتگذاری کے لئے وقف کرنی چاہئیں۔ جناب علامہ و جناب مولانا کی مساعی جمیلہ کا یہ نتیجہ ہوا کہ ہر اڈیٹر اخبار نے اس امر کا اعتراف کیا کہ کسی ایک اڈیٹر کو دوسرے سے ذاتی پرخاش نہیں۔ صرف رویہ و روش کی بحث ہے۔ اور آئندہ کوئی اخبار نویس اپنے پرچے میں ایسا مضمون نہ لکھے گا جسکی زد ذاتیات پر پڑتی ہو۔ اس اقرار میں اڈیٹر زمیندار بھی شامل ہے"۔

باوجود اس اعلان صلح کے پھر بھی وہ نوک جھونک باقی رہ گئی۔

برادران! ہم نے دنیا کو تماشہ دکھایا اچھا دکھایا۔ مگر کیا اور نہیں تو مولانا جامی کا شعر بھی نہیں یاد نہیں ؎

جنگ کردی آشتی کن زانکہ نزدِ عاقلاں
ایں مثل مشہور اول جنگ آخر آشتی

کیا ابھی اس فضیحتے کو کافی جانکر آئندہ کے لئے نصیحت ہو نگے؟ (خدا نہ کرے)

یونیورسٹی کا چارٹر

السلام علیکم۔ میرے ایک عزیز طالب علم علیگڑھ سے اطلاع دیتے ہیں کہ علیگڑھ یونیورسٹی کا چارٹر اس لئے نہیں ملا کہ صرف ۱۹۔ لاکھ روپیہ وصول ہو کر بنک میں جمع ہے۔ ۱۲ لاکھ روپیہ کی اور ضرورت ہے۔ راقم محمد عبد الحلیم وکیل از ہنگولی (دکن)

علیگڑھ کالج

کے سکرٹری جناب نواب وقار الملک بہادر نے اپنا استعفا واپس لے کر عہدہ سکرٹری شپ کالج پر قائم رہنا منظور فرما لیا ہے۔

جناب نواب ممتاز الدولہ سر محمد فیاض علی خان بہادر پریسیڈنٹ اور جناب خان بہادر نواب محمد مزمل اللہ خان صاحب جائنٹ سکرٹری کے عہدہ پر از سرِ نو منتخب ہوئے ہیں۔

مندرجہ ذیل اصحاب ٹرسٹی منتخب ہوئے ہیں:۔

جناب نواب غلام احمد خان بہادر "کلامی" (مدرس) جناب مولوی اسرار حسن خان صاحب (بھوپال) جناب ملک خانصاحب ٹوانہ (پنجاب) جناب قاسم علی جیراج بھائی صاحب (بمبئی) جناب حاجی محمد صالح خانصاحب (علیگڑھ) جناب ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب (لاہور) جناب سرفراز خان صاحب و جناب علم مصطفےٰ خان صاحب ممبر سنڈیکیٹ مقرر ہوئے

صحت حاجی رحیم بخش صاحب منڈل اسلام پور کو بیماری سے اب قدرے افاقہ ہے۔ سرسامی حالت جاتی رہی۔ ہوش میں ہیں اور حالت موجودہ صحت

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ - آہ شیخ غلام محمد صاحب مالک اخبار وکیل امرتسر ۳ - فروری کو فوت ہوگئے۔ مرحوم ایک بے بدل قومی آدمی تھے - مرحوم کی اولاد نہیں - ایک بہت بوڑھا زخم خوردہ باپ تین بھائی - ایک بھتیجا - ایک بیوہ - دعا ہے خدا مرحوم کو بخشے اور پسماندگان کو صبر و استقلال عنایت کرے ناظرین اہلحدیث سے توقع ہے کہ مرحوم کے لئے دعاء مغفرت کرینگے - اللھم اغفر لہ وارحمہ

اہلحدیث کانفرنس کی مجلس شوریٰ منعقدہ ۳ - فروری میں سالانہ جلسہ کے متعلق سب کمیٹیاں بنائی گئیں جلسہ کا کام تقسیم کیا گیا - ناظرین اہلحدیث کی خدمت میں گذارش ہے کہ ۲۴ - ۲۵ فروری کے جلسہ کے لئے ۲۳ - فروری کو دہلی پہونچ جائیں - جلسہ صدر بازار میں ہوگا وہیں مہمانوں کا قیام ہوگا - جو صاحب اپنی شرکت کی اطلاع بقید وقت دینگے اون کے استقبال کو خادمان کانفرنس اسٹیشن پر موجود ہوں گے جو جلسہ گاہ تک اُن کو پہونچا دینگے جو صاحب بے اطلاع آویں وہ صدر بازار کی مسجد کلاں میں تشریف لاویں - کھانے کا انتظام بھی کانفرنس کی طرف سے ہوگا مطمئن رہیں -

غریب فنڈ میں آمد از حکیم عبداللطیف صاحب معرفت جھیکن خان صاحب سوداگر پور عصر نتوی فنڈ ۵ - ربقایا سابقہ مجموعہ ۱۴ ؎۱۰ (محاسب)

جنگ اٹلی و ٹرکی

عربی اخبارات

طرابلس الغرب میں عید اضحیٰ کے دن بعد نماز مجاہدین عرب و ترک نے عہد کیا ہے کہ مرتے دم تک لڑائی سے موہنہ نہ موڑینگے -

۴ - جنوری اخبار اللواء لکھتا ہے کہ سولہ ہزار مسلح عربوں نے ایسی حالت میں جبکہ سخت آندھی چل رہی تھی عین زارہ کے قریب ایک اور حملہ اطالیوں پر کیا یا کھے پاس بہت سی جلد چلنے والی توپیں اور بندوقیں تھیں یہ حملہ ایسا سخت حملہ تھا کہ اطالیوں کی صفوں کو درہم برہم کردیا چھ گھنٹہ تک مسلسل گھمسان کی لڑائی رہنے کے بعد یکایک اطالوی کمک آپہونچی جس سے عربوں کو پیچھے ہٹنا پڑا مگر عرب برابر مقابلہ کرتے رہے اور پھر متواتر چھ گھنٹہ تک اطالیوں سے معرکہ کارزار رہا بہت سے اطالوی مارے گئے عربوں کا نقصان اون کے مقابلہ میں بہت کم ہوا -

یہ لڑائی سخت آندھی میں ہوئی - آندھی سے اطالیوں کا بیس ہزار پونڈ کا نقصان ہوا اور سات ہوائی جہاز ہوا اڑا کرلے گئی -

طفاس ایجنسی نے بذریعہ تار مطلع کیا ہے کہ اطالی مقام زانزور پر قبضہ کرنے کی سعی میں سخت ناکام رہے اور ترکوں نے رہستوں اور قلعوں اور تار برقی پر قبضہ کرلیا ہے -

المؤید ۲۸ - دسمبر کی اشاعت میں ایک ماہواری رسالہ سے نقل کرتا ہے کہ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اٹلی کے طرابلس الغرب پر حملہ آور ہونے کا باعث اٹلی کے باشندوں کے دلوں میں بغاوت کی آگ بھڑک اوٹھنا ہے - اٹلی نے طرابلس میں آتش جنگ مشتعل کرنے سے اشتراکی پارٹی کے غیر معمولی جوش کو فرو کرنا چاہا ہے جس نے سلطنت حریت اور وطنیت کے خلاف پالیسی اختیار کر رکھی ہے اور یہ دکھانا مقصود ہے کہ وہ ایک امن پسند پارٹی ہے - کئی سال سے اٹلی کی وزارتیں یکے بعد دیگرے قائم ہوتی چلی آئی ہیں - مگر ان میں ہر ایک اشتراکی پارٹی کے عہدہ داروں سے دبی رہی ہے -

اٹلی کی آنکھیں آسٹریا اور ٹرکی دونوں پر لگی ہوئی تھیں کہ بہت جلد ان میں سے کسی ایک سے مقابلہ ہوجائے کہ یکایک ایک اہم واقعہ سے طرابلس پر اٹلی کی آنکھیں لگ گئیں - اور ۲۸ ستمبر کو طرابلس پر چڑھائی کرنے کا معاملہ بالکل طے ہوگیا -

ایک اطالوی کمک جو سواحل طرابلس میں مقیم تھی واحہ کی جانب عربوں کے حالات معلوم کرنے کے لئے نکلی - ابھی واحہ پہونچنے میں ایک کیلومیٹر کی مسافت باقی تھی کہ عرب ان پر ٹوٹ پڑے اور ان کو چاروں طرف سے گھیر لیا اور سب کو تیغ کے گھاٹ اوتار دیا تازہ اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ اس کمک میں ایک سو بیس سوار تھے جو سب کے سب مارے گئے اور عربوں کے صرف دو شہید ہوئے

ایک ترکی اخبار کا بیان ہے کہ اٹلی اور حکومت عثمانیہ میں یہ بات طے ہوگئی ہے کہ اٹلی حکومت عثمانی کے قیدی واپس کردے اور حکومت عثمانی اٹلی کے قیدی رہا کردے

ٹرکی وزارت داخلہ نے سلطان المعظم کے حکم سے دو سو عثمانی اور مجیدی تمغہ طرابلس الغرب میں اون لوگوں پر تقسیم کرنے کے لئے بھیجے ہیں جنہوں نے اس جنگ میں غیر معمولی شجاعت و جوانمردی سے کام لیا ہے -

سینٹ پیٹرز برگ میں یہودیوں کا ایک سردار اطالوی سفیر سے ملا دوران گفتگو میں اوس نے کہا کہ اگر موجودہ جنگ میں ذرا بھی طوالت ہوگی تو ہم تمام یہودی حکومت عثمانیہ کے لئے میدان میں نکل پڑیں گے اور اوس وقت ہمیں حق حاصل ہوگا کہ ہم اپنا تمام روپیہ اطالوی بنکوں سے واپس لے لیں -

المؤید ۴ - جنوری کی اشاعت میں رقم طراز ہے کہ طرابلس کی جنگ کا آغاز کچھ ایسے وقت ہوا ہے کہ جس نے مسلمانوں کے قلوب کو ادہر سے ادہر تک ہلا دیا اور وہ ہمہ تن ٹرکی سے ہمدردی کرنے پر آمادہ ہوگئے - ابتداء جنگ کے بعد ترکوں کا طرابلس میں یکایک داخل ہوکر نبرد آزما ہونا اطالیہ کے لئے بہت ہی حیرت خیز ہوا اس وجہ سے کہ اوس کا خیال تھا کہ ترکوں کے داخل ہونے کا کوئی راستہ ہی نہیں ہو اور سب سے زیادہ حیرانی اس وقت ہوئی جبکہ بخیال خویش اطالیہ کو یہ معلوم ہوا کہ سر جھکانے والے عرب اوس کی زندگی کے سر ہوگئے ہیں اور اون کو کسی قابل نہیں چھوڑا ہے -

ماہرین جنگ نے ایسا منظر کبھی نہیں دیکھا ہوگا کہ بیس ہزار اطالویوں کے مقابلہ میں صرف چار ہزار عرب و ترک موجود ہیں اور پچیس ہزار کا محاصرہ کئے ہوئے ہیں - اطالوی سپاہ باوجود کثیر التعداد ہونے کے سخت سراسیمہ و پریشان ہے اور کوئی کام کرتے ہوئے اوس سے بن نہیں پڑتا -

اطالوی گورنمنٹ نے ایک روسی نامہ نگار کو اس جرم میں اپنے ملک سے نکالدیا کہ اوسنے موجودہ جنگ کے متعلق اطالوی سیہ کاریوں اور وحشیانہ حرکتوں کا حال لکھکر اپنے ملک کے اخباروں کو بھیجدیا تھا -

آستانہ میں دو اطالوی فوجی افسر گرفتار کئے گئے ہیں ایک کا نام جیم فانی اور دوسرے کا انڈر کانیولو ہے -

جہاد و ید - مولانا ابوالوفا کی تازہ تصنیف - عجیب و غریب قابل دید رسالہ - مضمون نام سے ظاہر ہے - قیمت ۲ ر منیجر اہلحدیث امرتسر سے طلب کرو -

AsliAhleSunnet.com

واشنا کے مالی حلقوں میں اٹلی کے قرضہ لینے کی خبریں بہت گرم ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ سنوسی شیخ نے فضیلت جہاد کے متعلق آیات و احادیث جمع کر کے ایک کتاب تیار رکھی ہے جس کو مجاہدین کے سامنے پڑھا جاتا ہے۔ اور اس کا یہ اثر ہوتا ہے کہ عورتوں تک مجاہدین کے ہمراہ ہو جاتی ہیں۔ تاکہ ان کو جوش دلا کر میدان جہاد میں بڑھائیں۔ اس کتاب کے سرنامہ پر یہ حدیث ہے:- الجنة تحت ظلال السیوف ۔ باغ فردوس ہے تلواروں کے سائے کے تلے۔

جنگ کے تازہ تار

ساحل یمن پر گولہ باری (بریم ۲- فروری) ساحل یمن کے ترکی قلعوں پر (اطالین جنگی جہازوں کی گولہ باری کل تمام دن جاری رہی۔

آلۂ پرواز کا استعمال (لنڈن ۲- فروری) ہواباز سائز روسی نے کپتان مانٹو کو بطور مسافر آلۂ پرواز میں ساتھ لیکر کل تبروک کے قریب ترکی کیمپ کے اوپر کامیابی سے پرواز کی اور ترکوں پر بم پھینکے جنہوں نے بندوقوں کے فیر سے جواب دیا۔ ترکوں کی چار گولیاں آلۂ پرواز میں جا کر بیٹھیں اور کپتان مانٹو خفیف زخمی ہوا۔

موٹر لانچ کی رہائی (روم یکم فروری) میسرز تہارنی کرافٹ کا مملوکہ موٹر لانچ جس کو اطالین کروزر یا تمانٹی نے گرفتار کیا تھا مصوع پہونچ گیا ہے۔ اطالیوں کا بیان اس کی گرفتاری کے متعلق یہ ہے کہ جہاز مذکور انگریزی تجارتی جھنڈا اڑا رہا تھا۔ اور اس کے ساتھ ترکوں کا قومی جھنڈا ابھی اسپر لگا ہوا تھا۔

موتی نکالنے والوں کو ایذا (بریم یکم فروری) ایک اطالین جنگی جہاز نے ۳۰- جنوری کو ایک موتی نکالنے والی دیسی کشتی سے ساحل یمن پر دس آدمیوں کو گرفتار کیا اور دو شخصوں کو جو تیر کر کنارہ پر جانا چاہتے تھے ہلاک کر دیا۔

اطالیوں کی گولہ باری (" ") اطالین جنگی جہازوں نے مہیدیہ پر ۲۴- جنوری کو اور ذوالجنفبہ پر ۲۷- جنوری کو گولہ باری کی۔

حالت ایران

روس و برطانیہ کے ارادے لنڈن یکم فروری) رویٹر کو معلوم ہوا ہے کہ یہ خبر بالکل بے بنیاد ہے کہ ایرانی گورنمنٹ سے یہ کہنے کا ارادہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ شمشیر و رعیں پر ڈسٹرکٹوں (علاقہ ہائے محروسہ) کو فارس میں تقسیم کرے (حقیقت حال یہ ہے کہ) روس و برطانیہ ایران کو ایک زیادہ پائیدار گورنمنٹ قائم کرنے میں مدد دینے کی تجاویز کے متعلق باہم تبادلۂ خیالات کر رہے ہیں۔

ایران کو قرضہ (لنڈن ۲ فروری) رویٹر کو پتہ لگا ہے کہ ایران کو ایک متفقہ انگریزی و روسی قرضہ غالباً دو لاکھ پونڈ کا دیے جانے کی بابت نامہ و پیام ہو رہا ہے ایران کا خزانہ بالکل خالی ہے اور گذشتہ ایام میں جو قرضہ لیا گیا تھا وہ سب کا سب خرچ ہو چکا ہے اور ایک حصہ اس کا شاہ معزول کی مدافعت میں اٹھا ہے۔

شاہ سابق کی جگہ (" ") شاہ سابق کی سکونت کا سوال برٹش روسی گورنمنٹوں کی توجہ کو مصروف کئے ہوئے ہے۔ روس اس بات پر رضامند نہ ہوگا کہ کوئی روسی سپاہ فارس میں رہنے کے ایام میں وہ (محمد علی میرزا) ایران کے اندر ہے۔

انقلاب چین

جاپانی فوج منچوریا میں (سینٹ پیٹرزبرگ یکم فروری) موکڈن کا ایک تار مظہر ہے کہ ایک جاپانی کے انقلابی تحریک پھیلانے کے شبہ پر گرفتار کئے جانے کے باعث جاپانی سپاہیوں کا ایک دستہ جاپانیوں کی جان و مال کی حفاظت کرنے کے لئے موکڈن میں داخل ہوا اس پیام میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ۲۷- انقلاب پسندوں کو ۳۰ و ۳۱ جنوری کو پھانسی دیگئی۔

جاپانی روپیہ چین میں (شنگھائی یکم فروری) جمہوری گورنمنٹ کی ہدایات پر ہنیانگ آئرن ورکس کمپنی نے یاکوہاما سپیشی بنک کی وساطت سے جاپانی مہاجنوں کے ساتھ ایک معاہدہ پر دستخط کئے ہیں تاکہ جاپانی سرمایہ کمپنی میں داخل کیا جائے۔ اور کمپنی مذکور بعد ازیں نانکن کی گورنمنٹ کو ۵۰ لاکھ قرض دے

فسادات کی وجوہ (لسبن یکم فروری) گورنمنٹ نے صوبجات میں فسادات کی وجوہ کے تشریحی بیانات مشتہر کرنے کے لئے موٹر کاروں پر ذکر رکھا ہے۔ ان بیانات میں مذکور ہے کہ کاریگروں کے اکیلے کے حامیوں نے نار کسٹوں کے ساتھ ملکر اور حامیان شاہی کے روپے سے مدد پا کر یہ فسادات کرائے ہیں۔

بدامنی کی کیفیت (لنڈن یکم فروری) فوجیں دن رات استحکامات بنا رہی ہیں اور کثیر التعداد نئی گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔ ایک بم کل شام کو فلورز سکوئر میں پھٹا اور تین آدمی اس سے ہلاک ہوئے۔ ایک بم ساز کے کارخانہ کا انجمن کاریگران کے ہیڈ کوارٹر میں پتہ لگایا گیا۔

شاہ پرتگال و دعویدار تخت (" ") سابق شاہ مینوئیل اور دعویدار تخت ڈام میجیل کے درمیان ڈرور کے لارڈ وارڈین ہوٹل میں ایک خفیہ ملاقات ہونے کی خبر نکلی ہے۔

ڈیوک آف فائف کا ماتم (لنڈن یکم فروری) پانچ ہفتے کے درباری ماتم کا ڈیوک آف فائف بہادر کی تعزیت میں حکم دیا گیا ہے۔

نعش کی ترسیل (اسکندریہ یکم فروری) معلوم ہوا ہے کہ کروزر سفاک ڈیوک آف فائف کی نعش کو انگلستان لیجائے گا۔

سر جارج سدرلینڈ (لنڈن یکم فروری) سر جارج سدرلینڈ بہادر جمعہ کو جہاز مالڈیویا میں بعزم بمبئی روانہ ہو گئے

ہسپانوی بیڑہ کا خیر مقدم (لنڈن ۳۱ جنوری) شہزادہ الفینٹی ڈان کارلو شاہ الفانسو فرمانروائے ہسپانیہ کے نائب بنکر تین ہسپانوی جنگی جہازوں سمیت حضور قیصر معظم و ملکہ قیصرہ کا خیر مقدم کرنے کے لئے جبرالٹر آئے ۱۸۰۳ء کے بعد یہ اول موقعہ ہے کہ ایک ہسپانوی بیڑہ جبرالٹر میں آیا ہے۔

عطائے علم و اعزاز (جبرالٹر یکم فروری) حضور شہنشاہ معظم نے ساؤتھ سٹافرڈ شائر رجمنٹ کو جھنڈے عطا کئے اور جرنیل سر آرچی بالڈ ہنٹر کو جی سی۔ وی۔ او کا تمغہ مرحمت فرمایا۔

آبدوز کشتی غرق (لنڈن ۲- فروری) آبدوز کشتی الف ۳ آج صبح آئل آف وائٹ کے مشرق میں ایک سرکاری گنبوٹ سے

جنازہ غائب۔ میرے والد محمد ابراہیم صاحب [illegible] انتقال فرما گئے۔ خدا ان کو مغفرت کرے۔ ناظرین جنازہ پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ راقم محمد اسماعیل [illegible]

جناب والد ماجد میرے شیخ الٰہی بخش صاحب جو نہائت متقی اور پرہیزگار تھے دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ لہٰذا ناظرین سے جنازہ اور دعاء خیر کی درخواست ہے۔
عباس علی [illegible]

AsliAhleSunnet.com

تازہ شہادات

جناب زین العابدین صاحب وینا چپور سے لکھتے ہیں:- جناب من السلام علیکم گذشتہ سال آپ سے مومیائی منگوائی گئی تھی۔ اسکا استعمال سے بہت فائدہ ہوا۔ امید کہ ایک چھٹانک مومیائی میرے ماموں صاحب منشی رحیم الدین میاں کے نام بذریعہ وی پی بھیجکر ممنون فرماویں گے۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۱۱ء۔

جناب مولا بخش خانصاحب ضلع بستی سے لکھتے ہیں:- جناب حکیم صاحب السلام علیکم مومیائی میں نے آپ سے منگوائی مجھکو فائدہ ہوا۔ اب ایک پاؤ جناب کلو خانصاحب ٹھیکہ دار راجہ صاحب کے نام بھیجکر مشکور فرماویں۔ ۱۸ جنوری ۱۹۱۲ء۔

اسی مومیائی کی مفید ہونیکی اسقدر شہادتیں آتی ہیں کہ بوجہ عدم گنجائش سب چھپ نہیں سکتیں۔

مومیائی

خون پیدا کرتی ہے اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن لوگوں کو کمر میں درد ہو انکے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ چوٹ لگجائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ ... کے بعد استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔

قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ۱۲ؔ۔ پاؤ بھر ۲ؔ۔ معہ محصولڈاک وغیرہ۔ ممالک غیر سے محصولڈاک علاوہ۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہو سکتی۔ ہمیشہ اس پتہ سے منگایا کریں۔

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

تازہ شہادات

جناب شمس الحق صاحب کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں:- جناب من تسلیم عرض ہے کہ چند بار آپ سے مومیائی منگوا کر استعمال کیا۔ جس سے میں نے بہت فائدہ اٹھایا۔ خدا آپ کو جزائے خیر دیوے۔ آمین۔ عریضہ ہذا بھیجکر امیدکرتا ہوں کہ ایک چھٹانک مومیائی بذریعہ ویلو بھیجکر مشکور فرمائیں۔ ۱۵ جنوری ۱۹۱۲ء۔

جناب الیس نظام الدین اینڈ سنز وانا پور سے تحریر فرماتے ہیں:- میں چند مراتب آپ سے مومیائی منگوا چکا ہوں۔ بفضلہ تعالیٰ مریض کو مرض میں فائدہ ہی نظر آیا۔ اپنے دوست کیلئے ایک پاؤ ارسال فرماویں۔ انشاء اللہ اور فرمائش بھی روانہ کرونگا۔ ۲۳ جنوری ۱۹۱۲ء۔

قابل دید کتابیں

مندرجہ ذیل چاروں تاریخیں ایک مصری فاضل کی عربی کتاب حقائق الاخبار عن دول البحار سے اردو میں ترجمہ کی گئی ہیں

تاریخ عرب ملک عرب کی مکمل تاریخ جسمیں قبل از اسلام زمانہ جاہلیت سے لیکر خیر القرون خلافت راشدہ۔ خلافت بنی امیہ۔ خلافت عباسیہ و اندلس کی آخری اسلامی اور پرشان و شوکت سلطنت کی حسرت نصیب خاتمہ تک کے مکمل حالات درج ہیں۔ صفحات ۲۲۴۔ قیمت عہ۔

تاریخ مراکش افریقہ کی نہایت قدیم اور زبردست اسلامی سلطنت مراکش (مغرب الاقصیٰ) کی مفصل تاریخ مراکو کے قدیم باشندے۔ مراکش کو بحری مقامات اسلام سے قبل مراکش کی تاریخ کا خلاصہ مراکش میں اسلام کا داخلہ۔ بنی ادریس۔ مہدیین۔ ملثمین۔ موحدین۔ بنی مرین بنی وطاس۔ بنی سعد اور اشراف شرفائے کی اسلامی حکومتوں اور انکے حکمرانوں کے مفصل اور ترتیب وار حالات۔ صفحات ۲۰۴۔ قیمت عہ۔

تاریخ ٹیونس و طرابلس ممالک ٹیونس و طرابلس کی بری و بحری تاریخ۔ ٹیونس کی قدیم تاریخ۔ اسلامی فتح کے وقت ٹیونس کی حالت۔ خلفائے راشدین کی بحری قوت۔ خاندان بنی اغلب۔ علویوں یا عبیدیوں۔ بنی زیری۔ صنہاجیوں۔ موحدین اور بنی حفص کی اسلامی حکومتیں حسینی حکومت۔ ٹیونس پر اسلامی قبضہ۔ دایات و ریاست کی حکومتیں۔ ٹیونس کا طرابلس کی حمایت میں آنا۔ طرابلس کا جغرافیہ۔ طرابلس کی بندرگاہیں۔ عثمانی فتح سے قبل تاریخ طرابلس طرابلس پر دولت عثمانیہ کا قبضہ۔ صفحات ۱۲۶۔ قیمت مجلد ۱۲ؔ۔

تاریخ بلاد الجزائر افریقہ کے ملک الجزائر کی حکومت سلاطین اسلام کی مفصل تاریخ۔ الجزائر کا جغرافیہ۔ اور اسکے بحری مقامات۔ خاندان بار بروسہ کا الجزائر پر قبضہ۔ سواحل بربر کا ترکوں کی اطاعت میں آنا۔ خیر الدین پاشا کا دولت عثمانیہ کا خدمتگار رہنا۔ ینگ چری سپاہیوں کی شرارتیں الجزائر پر فرانسیسی قبضہ۔ امیر عبد القادر حسینی اور انکے ہاتھوں فرانس کو دقتیں۔ صفحات ۶۷۔ قیمت ۶ؔ۔

حالات سعدی یعنی شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی اور تصانیف کے حالات۔ انکے کلام کا نمونہ۔ انکے ہمعصروں کے ساتھ انکا مقابلہ۔ صفحات ۱۴۵۔ قیمت عہ۔

ضروری انگریزی الفاظ یعنی انگریزی زبان کے جو الفاظ آجکل اردو اخبارات میں کثرت سے استعمال کئے جاتے ہیں۔ انکے معانی و تشریحات اخبارات کے ناظرین کے فائدہ کی کتاب ہے۔ قیمت ۶ؔ۔

بدور السافرہ کا اردو ترجمہ یہ کتاب امام حضرت جلال الدین صاحب سیوطی کی بےنظیر کتاب کا سلیس اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ جسمیں پلصراط۔ میزان کوثر۔ بہشت دوزخ وغیرہ کا مفصل بیان ہے۔ قیمت عہ۔

انسان اور اسکی تقدیر مسئلہ تقدیر پر بحث مفصل اور مدلل کیگئی ہے۔ آریوں کے اعتراضات کے جوابات۔ روح کی حقیقت۔ روح کی گذشتہ آئندہ اور موجودہ حالت پر بحث کیگئی ہے۔ تناسخ کی تردید۔ قیمت عصر۔ صفحات ۲۴۴۔

محصولڈاک بذمہ خریدار۔

مندرجہ بالا کتابیں اس پتہ سے طلب کریں:- **علم الدین معرفت دفتر اہلحدیث امرتسر**

تحفۃ النساء - اس کتاب میں فاضلہ مصنفہ نے عورتوں کے تمام اقسام حیض - حمل - وضع - ہسٹریا اور امراض حمل وغیرہ کو مع علاج اردو میں لکھا ہے ہر ایک شریف گھر میں اسکا ہونا مفید ہے - قیمت عہ ملنے کا پتہ :- علم الدین معرفت دفتر اہلحدیث امرتسر

حکماء مجرب

برقی سٹ یعنی مردمی کا بکس

وہ لوگ جو بچپن کی غلط کاریوں یا نفسانی خواہشات و مسکرات سے اپنی طاقت کھو کر دنیا کی لذت سے محروم ہو چکے ہوں۔ انکے لئے خوشخبری ہے۔ کہ ہمارا مردمی کا بکس بفضل خدا گئی گذری طاقت کو از سرِ نو بحال کریگا۔ بڑھاپے میں عالم شباب کا زمانہ نظر آ جائیگا۔ رقت۔ جریان۔ سرعت۔ دل دھڑکنا۔ سر چکرانا۔ سر گھومنا۔ اٹھکر آنکھوں کے سامنے اندھیرا۔ سستی۔ کاہلی۔ بزدلی۔ مایوسی۔ عضو مخصوص میں کجی۔ سستی۔ لاغری وغیرہ امراض کیلئے ہمارا برقی سٹ آزمائیں اور دیکھیں کہ حکیم شافی نے اسمیں کس غضب کی تاثیر رکھی ہے جسکے استعمال سے بہت سے بندگان خدا فائدہ اٹھا کر بے اولاد سے با اولاد بن گئے ہیں۔ ہمارا مردمی کا بکس طاقت دوبارہ پیدا کرنے طاقت جسمانی کے قوائی تناسل کو اصلی حالت میں لے آتا ہے۔ مردمی کے بکس میں تین شیشیاں ہیں۔ نمبر ۱ کے استعمال سے سست رگوں کا پانی بلا تکلیف خارج ہو جاتا ہے۔ نمبر ۲ کی مالش سے عضو مخصوص میں قوت پیدا ہوتی ہے۔ نمبر ۳ خوردنی ہے جسکے استعمال سے تمام اندرونی نقائص رفع ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی بکس تین روپے (للعہ) علاوہ محصول۔ زیادہ کے خریدار کو اجرانہ نرخ پر۔

اکسیر چشم یہ بیش قیمت اکسیر جنگل کی جڑی بوٹیوں سے مرکب ہے۔ جو۔ آشوب۔ سرخی۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ ورم۔ خارش۔ کھجلی۔ ضعف بصارت ابتدائی موتیا بند وغیرہ کیلئے نہایت کارگر ہے۔ قیمت فی تولہ عصر

حکماء مجرب

جوہر معدنیات

جس کتب کے ناظرین اسکے بیشمار فوائد سے واقف ہیں۔ چند فوائد مجرب بھی درج کئے جاتے ہیں۔ اعلیٰ درجہ کا مقوی جسم ہے۔ سرعت رقت جریان کو دفع کرتا ہے۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ ابتدائی سل و دق کیلئے ازحد مفید ہے۔ چوٹ لگ جانے پر فوراً ہی کھالینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ بعد... دو رتی کھالینے سے قطعاً زائل نہیں ہوتی افزائش خون کیلئے اکسیر ہے۔ کمزوری سینہ کو دفع کرنے میں بے نظیر ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتا ہے۔ جلد کو خوبصورت اور ہڈیوں کو مضبوط کرتا ہے۔ قوت دل کیلئے تریاق اعظم ہے۔ لطف یہ ہے کہ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ موسم کا کوئی لحاظ نہیں بشرطیکہ ہماری طرح خالص ہو۔ نمونہ کی قیمت بہت قلیل۔ فی تولہ عمر۔ محصول ڈاک علاوہ۔ زیادہ کے خریدار کو اجرانہ نرخ پر۔

بال اڑانے کا پوڈر

یہ پوڈر مرد۔ عورت کے زائد از ضرورت بالوں کو آناً فاناً اڑا دیتا ہے۔ نہایت عمدہ اجزا سے تیار کیا گیا ہے۔ کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔

قیمت فی بکس ۲۰۔ اونس ۶ر

بوجہ عدم گنجائش شہادات درج نہیں ہو سکتیں۔

المشتہر

حکیم محمد یعقوب مالک شفاخانہ شفاء الامراض قلعہ سبھا سنگھ امرتسر

دوکان شوکت خوردہ فروشی ادویات کا اشتہار

بحمد اللہ ہمارا کارخانہ اسی طرح کیسا جاری ہے۔ ہماری دوکان میں ادویات یونانی و مفردات سب قسم کی موجود ہیں اور مرکبات مثلاً معجونات و شربت وغیرہ۔ روغنیات مثل روغن کدو کا ہو دیسی خالص اصلی ہمارے کارخانہ کا تیار کردہ موجود ہے۔ روغن زیتون و روغن بلسان و عنبر خالص بھی موجود ہے۔ اور مشک ختن و جدید اول و دوم عنبر مروارید و جواہرات کا رآمد ادویہ سب موجود ہیں۔ اور کفایت سے بھیجا جاتا ہے اور ہمارے پاس پیٹنٹ دوائیں بھی بطور ایجنسی کے بھیجیں تو نہایت خوشی سے فروخت کیا جاویگا۔ اور سمیات یعنی کچلہ وارسنکھیا۔ دار چکنہ۔ میٹھا تیلیہ کا لائسنس بھی ہمکو حاصل ہے۔ المشتہر:۔ حاجی احمد حسین مینجر و مالک دوکان حاجی تفضل حسین و الطاف حسین بازار کھاری باولی پھاٹک حبش خاں دھلی۔

شہنشاہی عطردان

اگر آپ کسی عطر والے سے خریدیں تو خالص ملنا مشکل ہے۔ مجرب ہیں آپکو مجھ سے ایک عطردانی جیب خانہ خوردوں بنی جاکٹ کی وغیرہ سے مزین ہو۔ اور چند قسم کا علاوہ تین شیشوں میں عمدہ عمدہ عطر علاوہ محصولڈاک کے خرچ کی بھیجونگا۔ جو کہ نہ فقط نگار استعمال کریگا۔ اور عطردانی مفت بچا لیگا۔ جو ہمیشہ کام آئیگی علاوہ اسکے ہر قسم و ہر قیمت کے عطر و روغن و تیل موجود ہیں۔ مگر چیک کا تحفہ نیز مفصل فہرست منگائیں دیگر عطرداں ہر قسم کا مجرب و خوبی عطروں سے بھرا ہوا۔ قیمت عہ۔ شکایت کا ذمہ دار نہیں ہوں۔

المشتہر:۔ **مینجر اسلامیہ ٹریڈنگ عطر کمپنی قنوج۔**

ہمیشہ سچائی کا بیڑا پار ہے

حبوب مبارک درد کمر۔ سرفہ۔ ضیق النفس۔ تپ دق کہنہ کیلئے ازحد مفید ہیں ۱۲ر

سرمہ منور چشم جالا۔ پھولا۔ دھند۔ غبار۔ ککرے۔ پانی بہنا۔ پڑوال۔ سرخی چشم وغیرہ کیلئے اکسیر کا کام دیتا ہے۔ خاص تعریف یہ ہے کہ درد داڑھ کیسی ہی سخت ہو دو ہی روز میں بفضل ایزدی سے شفا دیتا ہے فی تولہ ۸ر

دوائی حنظل۔ نہایت ہی مفید ہے۔ ایک ڈیڑھ ہفتہ کا استعمال ہی ہمیشہ کیلئے دکھ سے نجات دیتی ہے۔ قیمت بہت قلیل یعنی فی ڈبیہ عصر

حبوب ہاضمہ و دافع نفخ۔ یہ حبوب درد امعاء کے خدا کرم نہیں جادو کا اثر رکھتی ہے۔ کیسا ہی سخت درد ہو دو منٹ میں بفضل ایزدی شفا دیتا ہے۔ گویا یہ مثال صادق آتی ہے۔ کہ روتا آئے اور ہنستا جائے۔ قیمت ۸ر

حبوب بواسیر بادی۔ آبی۔ خونی ہر قسم کی بواسیر کیلئے اکسیر ہے قیمت عہ۔

المشتہر

حکیم خیر الدین کٹڑہ کرم سنگھ کوچہ راولاں امرتسر

اہلحدیث امرتسر خریدار نمبر ۳۰۰۳ جناب محمد عثمان خاں صاحب موضع ... ڈاکخانہ ... ضلع مظفرنگر

روز بازار سٹیم پریس امرتسر میں شیخ عبد العزیز صاحب پرنٹر نے چھاپا اور مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل نے شائع کیا۔

AsliAhleSunnet.com